بسم الله الرحمن الرحیم

الله اکبر

محاذ

د افغانستان ملی اسلامی محاذ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

اور جنگ کریں یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے

.....

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

جو تم سے جنگ کریں اُن کے ساتھ (تم بھی) جنگ کرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

محاذ

صاحبِ امتیاز: کلچرل کمیٹی ملی اسلامی محاذ

سالِ اوّل • شمارہ چہارم • نومبر، دسمبر، جنوری ۱۹۸۷ء

اس شمارے میں

۱:- کیسا ائتلاف اور کس کے ساتھ (اداریہ)

۲:- میرانشاہ میں مہاجرین، مجاہدین اور انصار کے مشترکہ اجتماع سے ملی اسلامی محاذ کے رہنما پیر سید احمد گیلانی کا خطاب

۳:- افغانستان میں روسی مداخلت کے دن کے موقعہ پر اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کا اعلامیہ۔

۴:- عید میلاد النبیؐ کی تقریب محاذ ملی اسلامی افغانستان کی معاون ڈاکٹر فاروق اعظم کا خطاب

۵:- ۲۷ دسمبر افغان مہاجرین اور پاکستانی انصار کے مشترکہ اجتماع سے ملی اسلامی محاذ کے معاون ڈاکٹر فاروق اعظم کا خطاب

۶:- افغان مہاجرین، مجاہدین اور انصار کے مشترکہ اجتماع سے پاکستان کی ثقافت و سیاحت کے وفاقی وزیر نثار محمد خان کا خطاب

۷:- پروفیسر ارماکورہ کے دورۂ افغانستان پر ایک تنقیدی نظر۔ (تحریر: ڈاکٹر فاروق اعظم)

۸:- حسن کارکرد کا انٹرویو

۹:- ہجرتِ حبشہ کے سیاسی اثرات (تحریر:۔ دلیلی)

۱۰:- افغان مجاہدین کامیابی کی دہلیز پر (محمد عارف غزال)

۱۱:- جہاد افغانستان کی اہمیت (سید حبیب شاہ)

۱۲:- لویہ جرگہ یا کابل کی کٹھ پتلی حکومت کا چال (تحریر:۔ سلام "شاہد")

۱۳:- کونسٹر کی وادیوں میں خونریز لڑائی (توریالی حاجی)

۱۴:- جمعیت العلماء اسلام پاکستان نے جہادِ افغانستان کی مکمل حمایت کا اعلان

پتہ: کلچرل کمیٹی
محاذ ملی اسلامی افغانستان
کبابیان پشاور

بدل اشتراک:

سالانہ	:	۸۰ روپے
ششماہی	:	۴۰ "
فی پرچہ	:	۸ "

بیرونی ممالک
۳۰ ڈالر
سالانہ

کیسا اُستلاف اور کس کیساتھ

افغانستان پر روسی فوجی یلغار کی آٹھویں برسی ختم ہوگئی۔ افغانستان کے مسلمان اور مجاہد عوام اپنے کارناموں کو تاریخ کے صفحوں میں اپنے خون سے لکھ دیتے ہیں اور تقریباً اس اٹھ۔ نو سال کے عرصے میں اپنے مقدس دین۔ اسلامی عقیدی اور آزادی کیلئے اپنا خون بہاکر ایسی لمبے درلمبے اور مسلسل قربانیاں دیتے رہے کہ نہ تنہا اس خطے میں بلکہ ساری دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

افغانستان کے مسلمان اور حریت پسند عوام اپنے مقدس دین اور انسانی حقوق (آزادی) کے لئے اپنے تن، من حتیٰ کہ اپنے اہل و عیال کی قربانیاں دیکر افغانستان کی مقدس اور اسلامی خاک کے پاک دامن پر اتحاد اور کمیونزم کے سنگین داغ کو گوارا نہ سمجھا۔ یہ نہتے ہاتھ اور بے بس عوام جنکو اپنی آزادی اپنے سر و مال سے بھی زیادہ عزیز ہے روس کے جنگی ٹینکوں، اور بھاری آتشگیر توپخانے اور ہر قسم کے جدید ترین فوجی وسائل کے مقابلے میں خالی ہاتھ صرف اللہ تعالیٰ کی سہارے پر ڈٹ کر ہر قسم کی قربانیاں دینے لگے مگر روس اور انکی کٹھپتلیوں کی غلامی کو قبول نہ کیا اگرچہ اس آٹھ سال کے عرصے میں کابل کے ملحد اور کٹھپتلی حکومت نے افغانستان کے غیور اور مسلمان عوام کے ورغلانے کیلئے اپنے طرح طرح کے ماسک لگائے اور اپنے روسی اقاؤں کے اشارے پر ہر طرح کی ہتھکنڈے بھی استعمال کئے چونکہ افغان عوام نے انکی اصلیت اور ماہیت کو اچھی طرح سے پہچانا تھا اس لئے وہ بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوسکی افغانستان کے مسلمان اور غیور عوام نے کابل کٹھپتلی حکومت پر ایسے مسلسل اور عبرت آمیز مسلمانہ حملے کئے جس سے نہ صرف افغان کٹھپتلی حکومت کے حوصلے ٹوٹ گئے بلکہ اس کے اقاؤں روسی سُرخ امپریلیزم کے رُعب اور پروپیگنڈے بھی ساری دنیا میں برباد ہوکر رہ گئی اجکل ایسے حالت میں جبکہ افغانستان کے اندر روسی فوجوں نے افغانستان کے قصبوں، دیہاتوں اور مجاہدین کے ٹھکانوں پر اپنے حملوں میں شدت اختیار کی ہے دوسری جانب اپنے آپ کو دنیا والوں کی نظروں سے چھپانے کے لئے برائے نام قومی مصالحتی شورا کے نام پر جلسے جلوس منعقد کررہے ہیں اور اسلامی پارٹی؟ اور اساسی قانون پاس کرنے کی خاطر اور نام نہاد حکومت کے نام سے ڈیموکریٹک کا نام حذف کرنے کا ڈنڈورہ مچا رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ جینیوا میں افغانستان کے سیاسی مسئلے کے حل کے سلسلے میں دنیا والوں کے طرف سے جو مختلف نظریات اور تجاویز پیش ہورہے ہیں ان میں سے ایک نظریہ روسی کٹھپتلوں کیساتھ استلافی (مشترکہ) حکومت بنانے کا نظریہ ہے۔

جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہم تک ہو ہم یہ بات واضح طور پر بتادینا چاہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایسے فیصلے کو قبول نہیں کرسکتے ہیں جس میں ہمارے مسلمان مجاہد عوام کے ملی اور اسلامی مفاد کو ملحوظ خاطر نہ رکھا گیا ہو ہم اس وقت تک اپنے مقدس جہاد کو جاری رکھیں گے جب تک روسی فوج کا ایک سپاہی بھی ہمارے ملک میں موجود ہوگا اور افغانستان میں ایک آزاد، غیر جانبدار اور اسلامی حکومت کا قیام معرض وجود میں نہ آئے۔

ملی اسلامی محاذ کے رہنما پیر سید احمد گیلانی کا خطاب

میرانشاہ میں مہاجرین، مجاہدین اور انصار کے مشترکہ اجتماع سے

ملی اسلامی محاذ افغانستان کے روح رواں پیر سید احمد گیلانی ۱۳ دسمبر ۱۹۸۷ء کو دوپہر دو بجے میران شاہ پہنچے پر اُن کا زبردست استقبال کیا گیا اس موقعہ پر نعرہ تکبیر، اسلام زندہ باد پیر سید احمد گیلانی زندہ آباد، مجاہدین افغانستان زندہ باد، روسی مردہ باد اور روسی ایجنٹ مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے گئے اور نہایت روح پرور مناظر دیکھنے میں آئے۔

ملی اسلامی محاذ افغانستان کے سربراہ نے میران شاہ میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا جس کا اہتمام افغان مہاجرین، مجاہدین اور انصار نے مل کر کیا تھا۔

ملی اسلامی محاذ افغانستان کے رہنما نے اس اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ صورت حال کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لیا اور مجاہدین کی مسلسل کامرانیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی حاضرین کی توجہ خوست کے محاصرے کی طرف مبذول کراتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔ جدران قبیلے کے لوگوں اور علاقے کے سرفروش مجاہدین سے میری یہ توقع ہے کہ وہ مکمل اتحاد اور یگانگت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام اور وطن سے محبت کی خاطر شکست خوردہ دشمن پر کاری ضرب لگائیں گے تاکہ دشمن خوست کا محاصرہ ختم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

اجتماع سے دوسرے اکابرین کے علاوہ مولوی محمد رومان دوڑ اور وزیر قبیلے کے ایک رہنما اور اتحاد قبائل میران شاہ کے جنرل سیکرٹری خان مرجان نے اپنے خطاب کے دوران افغانستان کے مجاہد عوام کے ساتھ ایک دفعہ پھر یک جہتی کا اعلان کیا اور یقین دلایا کہ شمالی وزیرستان کے لوگ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سربلندی کیلئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

اجتماع کے بعد ملی اسلامی محاذ افغانستان کے روح رواں پیر سید احمد گیلانی وزیر قبیلے کے رہنما ملک جہانگیر خان مرحوم کے فاتحہ خوانی کے لئے گئے اُن کے اہل خانہ سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی پیر سید احمد گیلانی اُن شہداء کے فاتحہ خوانی کے لئے بھی اُن کے گھروں کو گئے جو حال ہی میں میدان جہاد میں جام شہادت نوش کر چکے ہیں ملی اسلامی محاذ افغانستان کے رہنما نے ۱۴ دسمبر کو علاقہ جدران اور دوسرے علاقوں کے مجاہدین کے کمانڈروں سے ملاقاتیں کیں اور خوست کے محاصرے کو مزید موثر بنانے کیلئے اُن کو ہدایات دیں، بعد ازاں انہوں نے اُس ضیافت میں شرکت کی جس کا اہتمام شمالی وزیرستان کے علماء دین نے اُن کے اعزاز میں کیا تھا

ملی اسلامی محاذ کے رہنما پیر سید احمد گیلانی، میرانشاہ میں مجاہدین، مہاجرین اور انصار کے ایک عظیم مشترکہ اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں

اس ضیافت کے موقعہ پر پیر سید احمد گیلانی نے وزیرستان محسود اور داور قبیلے کے عمائدین اور علماء کرام کے ساتھ مفید بات چیت کی ملی اسلامی محاذ افغانستان کے قائد پیر سید احمد گیلانی کی ہدایت پر سینکڑوں نازہ دم مجاہدین پر مشتمل دستے جواں سال مجاہد سید محمد گیلانی اور جنرل رحمت اللہ صافی کی قیادت میں یکم جنوری ۱۹۸۸ء کو جدران اور خوست کے محاذ پر روانہ ہوگئے تاکہ دوسرے مجاہدین کے ساتھ ملکر خوست کے محاصرے کو موثر بنایا جاسکے اور روسی کمیونسٹ فوجوں کے مذموم عزائم کو ناکام بنا دیں۔

افغانستان میں رُوسی مداخلت کے دن کے موقعہ پر اتحاد اسلامی مُجاھدین افغانستان کا اعلامیہ

مسئلہ افغانستان روسیوں کی طرف سے افغانستان میں مداخلت کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ روسیوں کے اس شرمناک مداخلت کی وجہ سے نہ صرف افغانستان کی سیاسی آزادی کو سلب کیا ہے۔ بلکہ تمام بین الاقوامی اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے انسانی حقوق کو پامال کیا ہے۔ اسی طرح اس علاقے اور دنیا کے امن کیلئے ایک مستقل خطرہ پیدا کیا ہے۔ افغانستان کی موجودہ جہاد روسی مداخلت کے مقابلے میں ہمارے مسلمان اور غیور عوام کے بیداری اور بیوہ ہو چکی ہیں۔ اسی طرح ۵۰ لاکھ سے زیادہ افغان عوام اپنی سرزمین سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں لاکھوں افراد نے داخلی طور ہجرت اختیار کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری مجاھد ملت نے مسلسل قربانیوں کی بدولت اس عالمی وحشی طاقت کو افغانستان میں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے اور اسے اقوام عالم کی برادری شرمندگی سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

۲۷ دسمبر کے دن کے موقع پر مولوی یونس خالص اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کے عظیم الشان جلسے سے خطاب کر رہے ہیں

کے معنیٰ رکھتا ہے۔ انہوں نے اپنے عقیدے اور سرزمین کی دفاع کی خاطر یہ مسلط شدہ جنگ کا بے سروسامانی کے عالم میں شروع کیا ہے اور خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیابی کے آخری مراحل تک پہنچ گئی ہے، اگرچہ حق و باطل کی اس کشمکش میں تقریباً ۱۵ لاکھ افغان جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور اس طرح دوسرے لاکھوں زخمی معذور یتیم

افغانستان کے اندر مجاہدین کی سرگرمیوں (دباؤ) کی وجہ سے روسی اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں کہ وہ جارحانہ انداز کی بجائے دفاعی انداز کو اپنائے۔ پہلے روسی مجاہدین کے مراکز پر حملہ آور ہوتے تھے لیکن آج مجاھدین نے ان کے مورچوں کو صدف سے اپنے آپ کو ہر کہیں محصور کر رکھا ہے۔ اور اپنی حفاظت کی خاطر اپنے

ارد گرد بارودی..... سرنگیں بچھا چکے ہیں۔ روس اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ وہ اپنی وحشیانہ بمباری کی آڑ میں افغانستان میں چند دن اور گذار سکیں گے۔ لیکن مجاہدین اللہ کے فضل و کرم سے ان کے بھرپور مزاحمت کے باوجود نہایت شدت کے ساتھ ان کے مورچوں پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور وہاں یکے بعد دیگرے کامیابی کے پرچم گاڑ رہے ہیں روسیوں نے افغانستان میں ہر قسم کے اسلحے کا بے دریغ استعمال کیا ہے لیکن اس کے باوجود افغان مجاہدین مسلسل کامیابی کی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ سیاسی میدان میں روسیوں نے اپنے ایجنٹوں کو یکے بعد دیگرے کیفر کردار تک پہنچایا اور اسی طرح عوام کے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی۔ اس مقصد کی خاطر اپنا سرخ پرچم تبدیل کیا۔ اپنے ایجنٹوں کے اسی زدہ گلوں سے اسلام کے نعرے لگوائے۔ یک طرفہ جنگ بندی کا اعلان کیا اور قومی مصالحت کا پروگرام پیش کیا۔ نام نہاد لویہ جرگہ بلایا گیا اور باعث ننگ و عار اساس قانون کی خود ہی توثیق کی۔ لیکن ان کا کوئی حربہ کام نہ آیا اور انہیں مزید رسوا اور شرمندہ ہونا پڑا۔ اسی صورت حال میں جنگ بندی کوئی معنیٰ نہیں رکھتی جب کہ روس نے افغانستان پر ڈیڑھ لاکھ مسلح افواج کے ذریعے چڑھائی ہے اور وہاں قتل و غارت میں مصروف ہے جنگ بندی حقیقت میں افغانستان میں روسیوں کی موجودگی کو تسلیم کرنا ہے، قومی مصالحت کے پروگرام کو اسی دن سے قابل قضیک گردانا گیا جب اعلان کیا گیا کہ افغانستان میں کوئی نہیں ہو رہی دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کے ساتھ صلح کرنا چاہیئے

لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ افغانستان میں افغانوں اور روسیوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے کہ باہمی خانہ جنگی چند ایک خلقیوں اور پرچمیوں کو روسی اپنے ساتھ لے آئیں اور ان کو کابل کے تخت پر لا بٹھایا۔ وہ روسی فوجیوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی ہیں اور ان کو کسی قسم کے فیصلہ کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے اس لئے اگر مصالحت اور صلح صفائی ہوتی ہے تو یہ روس کے ساتھ ہونی چاہیئے لیکن روس نہ تو ہمارے اہل وطن ہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ مصالحت کے کسی قسم کا سوال پیدا ہوتا ہے اسی طرح روسی صلح فوج کی موجودگی میں جو عملی طور پر افغان مظلوم ملت کے خلاف لڑائی ہو مصروف ہے اور یہ جرگہ کا انعقاد اور اساسی آئین کی توثیق نہ ماننے کی بات ہے۔

روسی پرچم کے زیر سایہ وہ جرگہ منعقد ہو گا جو روسی چاہتا ہے اور اسی قانون کی توثیق ہو گی جو اس کے مفاد میں ہو گا اسی صورت میں کہ روسی فوجیں افغانستان میں موجود ہیں اور ملک کی تہائی آبادی مہاجر ہو نوے صد علاقہ روس قبضہ سے آزاد ہو اور مجاہدین اس کا نظام چلاتے ہوں۔ وہاں مجاہدین کی حکومت، مدارس، ہسپتال وغیرہ فعال ہوں اور روزمرہ کے معمولات کا نظام مجاہدین کے تحت کنٹرول ہوتے ہوں ایسے میں لویہ جرگہ اور اساسی قانون کی توثیق خود اپنا مذاق اڑانا ہے اسی طرح روسیوں کی جانب سے مخلوط حکومت کی پیشکش روسیوں کی بے شرمی و بے حیائی کا اظہار ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ افغانستان کی مومن ملت ان لوگوں کے ساتھ مخلوط حکومت میں شامل ہو جنہیں روسی اپنے ٹینکوں اور طیاروں کے ذریعے جارحیت کے وقت اپنے ساتھ لائے اور وہ افغان عوام کے قتل عام مصروف رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور شہداء کی قربانیوں کے نتیجے میں افواج عالم میں روس شرمندہ ہوا اور اسی نے کافی کوشش کی مگر پھر بھی پہلے سے زیادہ اکثریت کے ساتھ اس کیخلاف ووٹ دیئے گئے جو اس بات کا اظہار ہے کہ ضمیر انسانی اب بھی بیدار ہے

جنیوا مذاکرات جس میں اصل فریق شریک نہیں۔ مجاہدین کی طرف سے پہلے ہی اسے بے ثمر اور وقت کا ضیاع کہا گیا ہے۔ یہ مذاکرات اقوام متحدہ کے منشور اور نومبر ۱۹۸۰ء میں افغان مسئلہ سے متعلق جنرل اسمبلی کے فیصلے کیخلاف جاری ہیں۔ جب تک مجاہدین مطمئن نہ ہوں اور ان کی مرضی کیمطابق فیصلہ نہ ہوں اس قسم کے کانفرنس اور مجالس بے نتیجہ رہیں گے۔

ابھی روس کی جانب سے فوجی انخلاء کے سلسلے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھائے گئے ایسے اقدامات میں پہلا قدم ہو گا کہ روس مجاہدین کیساتھ براہ راست بات چیت کیلئے تیار ہو جائے سات جماعتی اتحاد جو افغان ملت کا واحد نمائندہ ہے۔ اس بات کیلئے تیار ہے کہ اگر روس کی جانب سے براہ راست بات چیت کی پیشکش ہو تو اس پر غور کریں۔ تاہم ہمارا فیصلہ ہے کہ اپنی مسلح جدوجہد

اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک :-

(۱) روس بلا قید و شرط فوری طور پر اپنی مکمل فوجیں نہ بلالیں

(۲) افغانستان کی علاقائی و سیاسی آزادی کے ساتھ عوام کو تمام حقوق نہ ملے

(۳) افغانستان میں مکمل اسلامی نظام قائم نہ ہو

(۴) اور افغان عوام کو ان کے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کا اختیار نہ دیا جائے

(۵) جیسا کہ اس وقت مجاہدین نے مزاحمت کے ذریعے افغانستان کا نوے فیصد علاقہ آزاد کر کے اسی پر اپنا نظام قائم کیا ہے۔ اسی طرح افغانستان سے روسی فوجی انخلاء کے افغانستان کی حکومت مجاہدین کے ماتحتوں بنے گی

(۶) افغان عوام نے نہ صرف روسی متجاوز دستوں کیخلاف برسرپیکار ہیں بلکہ ہر قسم کی غیر ملکی فوجوں کو خواہ وہ کسی نام سے آئیں ہم ان کیخلاف ہیں۔ اسے اپنے ملک پر تجاوز و جارحیت سمجھتے ہیں

مجاہدین اس بات کی قدرت رکھتے ہیں۔ کہ روسی فوجی انخلاء کے بعد اپنے ملک کا نظام سنبھال سکے۔ ہم پاکستان سمیت ان تمام ہمسایہ اور اسلامی آزاد ممالک سے کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے موقف کی حمایت کی ہے۔ اور اقوام عالم سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ ہماری مظلوم ملت کے ساتھ ہر سطح پر مادی و معنوی حمایت کرے اور روس پر اقتصادی و سیاسی دباؤ بڑھا دیں۔ کہ وہ افغانستان سے بہت جلد بلا قید و شرط و مکمل طور پر واپس نکلے۔

والسلام

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط

عید میلاد النبیؐ کے تقریب میں محاذ ملی اسلامی افغانستان کی معاون ڈاکٹر فاروق اعظم کا

خطاب

اسلام کے عظیم پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ کے میلاد مبارک کو منانے کے لئے ملی اسلامی محاذ افغانستان کے کارکنوں، مجاہدین، مہاجرین اور انصار کی ایک مشترکہ تقریب ۱۲ عقرب کو صدیق اکبر کے پیسے میں ہوئی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا اسکے بعد موقعہ کی مناسبت سے علماء کرام نے تقاریر کیں نذرانہ نعت پیش کیا گیا اور نعتیہ ترانے پیش کئے گئے اس موقعہ پر ملی اسلامی محاذ افغانستان کے معاون ڈاکٹر فاروق اعظم نے

ملی اسلامی محاذ کے معاون ڈاکٹر فاروق اعظم یوم میلاد النبیؐ کے تقریب میں اپنا کلام پیش کر رہے ہیں

حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

حضرت محمدؐ کی ثنا اور صفت بیان کرنا نہ تو میرے لیئے ممکن ہے اور نہ ہی کسی دوسرے انسان کے بس کی بات ہے لیکن ہمیں اپنے دلوں میں اس عظیم ہستی کے لئے ایک کامل مسلمان جیسی محبت اور اخلاص پیدا کر لینی چاہیئے اور اپنے آپ کو حقیقی معنوں میں اُن کا امتی اور پیروکار ثابت کرنا چاہیئے اگر ہم واقعی ایمان لائے ہیں اور حضرت محمدؐ کی پیروکار ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے تو اُن کے میلاد کے دن منانے کا صحیح طریقہ ہے کہ ہم اپنے حقیقی مفہوم میں مومن بن جائیں یہ تب ہی ممکن ہے کہ ہم اس مبارک آیت والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم) کے مطابق کافروں کے حق میں سنگدل اور آپس میں رحم دل بن کر رہیں۔ کیونکہ یہی پیروایان محمد کے اوصاف ہیں تمہیں اپنے دین نظریئے اور آنحضرت کی تعلیمات کے سلسلے میں نہایت ثابت قدمی کا ثبوت دینا ہوگا اور کسی مخالف کیساتھ کسی قسم کی مصالحانہ پالیسی نہیں اپناؤ گے۔ تمہیں حضرت محمدؐ کے تعلیمات کے مطابق دشمن کے مقابلے میں نہایت سخت روش اپنانی ہوگی اور اپنے دین اور عقیدے کے تحفظ کیلئے

اپنی پوری قوت بروئے کار لانی ہوگی لیکن اس کے برعکس تمہیں اپنے مسلمان بھائی کے لئے نہایت رحم دل بن کر رہنا ہوگا اُسکی غلطیوں کو معاف کرو گے، اُسے اپنا بھائی سمجھو گے اور اس طریقے سے اپنے دین کی دفاع کرو گے ڈاکٹر فاروق اعظم نے ایاک نعبد و ایاک نستعین کی مبارک آیات کی تشریح کرتے ہوئے کہا ایک حقیقی مسلمان کو صرف ایک خدا کی بندگی اور عبادت کرنی چاہیئے اور اُسے صرف خدا ہی سے مدد اور نصرت طلب کرنی چاہیئے خداوند تعالےٰ کے بغیر کسی اور کو مدد کے لئے پکارنا ایک مسلمان کا شیوہ نہیں ہے ہمارے قول و فعل میں یکسانیت ہونی چاہیئے اور ہمیں اپنے عمل ثابت کر دینا چاہیئے کہ ہم پیغمبر اسلامؐ کے سچے پیروکار ہیں ڈاکٹر فاروق اعظم نے کہا جو کوئی حضرت محمدؐ کا پیروکار ہو یہ اُس کا فرض ہے کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائیں تاکہ اُن کے دل ایمان کی روشنی سے منور ہو جائیں تاکہ اللہ کے کلام اور پیغام کو دنیا میں پھیلائیں راہ حق کا حقیقی راہی وہی ہے جو اس راہ میں سر کی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں ڈاکٹر فاروق اعظم نے اپنے خطاب کے آخر میں افغانستان کے مقدس جہاد کے متعلق آنحضرتؐ کی سیرت مبارکہ اور ارشادات کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے لئے اہل وطن ایک اجنبی ملک میں بکھرے پڑے ہیں اُن کو بے آب و گیاہ بیابانوں میں خیمے تک میسّر نہیں ہمارے بچے سردی اور گرمی کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دی رہے ہیں آج ہمارے نوجوان دشمنوں کے خلاف ڈال بن کر کھڑے ہیں یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی دین کی سربلندی اور حضرت محمدؐ کے مشن کی مشعل کو جلائے رکھنے کے لئے کیا جا رہا ہے ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے حضرت محمدؐ کے حقیقی پیروکار کی طرح اُس راستے پر چلنے کا عزم کر رکھا ہے جو ہمیں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کی نوید اور دونوں جہانوں میں کامیابی اور کامرانی کی ضمانت دیتی ہے۔

ڈاکٹر فاروق نے اپنے خطاب کا اختتام افغانستان کی آزادی اور افغانستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے دعا سے کیا اور اس طرح دوپہر کے ایک بجے یہ پروقار تقریب اختتام کو پہنچی۔

یوم میلاد النبیؐ کی مناسبت سے صدیق اکبرؓ ہائی سکول کے طلبہ نعتیہ کلام پیش کر رہے ہیں

۲۷ دسمبر افغان مہاجرین اور پاکستانی انصار کے

مشترکہ اجتماع سے ملّی اسلامی محاذ کے معاون

ڈاکٹر فاروق اعظم کا خطاب

محترم بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آج جب میں اپنے مہاجر اور انصار بھائیوں کے درمیان کھڑا ہوں تو مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسا کہ یہ سب میرے حقیقی بھائی ہوں میں اس موقعہ پر کوئی خطاب نہیں کر رہا بلکہ میں مہاجر انصار اور بالفاظ دیگر اپنے حقیقی بھائیوں سے اپنے دل کی بات کہہ رہا ہوں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ افغانستان کا مسئلہ ایک طویل المعیاد متصدیہ

پہ جہان د ننګیالی دی دا دوه کاره
یا به اوخوری ګکری یا به کامران شی

دنیا میں بہادروں کے دو ہی کام ہیں یا تو وہ اپنی جان جان افرین کے سپرد کر دیں گے اور یا کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو جائیں گے، اس کے علاوہ اُن بیچارے کوئی اور راستہ نہیں پشتونوں کے جد امجد خوشحال خان خٹک نے یہ بات تین سو سال پہلے

افغانستان میں روسی مداخلت کے دن کے موقع پر ملی اسلامی محاذ کے معاون ڈاکٹر فاروق اعظم افغان مجاہدین اور مہاجرین کے اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں

بندی کا حاصل ہے آج افغانستان میں آپ کے بھائیوں پر جنگ مسلط کر دی گئی ہے اس مظلوم اور بے سر و سامان ملت کے پاس موجودہ حالات میں مسلح جدوجہد کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مجاہدین اسلام افغانستان میں طاغوتی قوت کو دندان شکن جواب دے رہی ہے۔

کی ہے روسی اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ وہ اس چھوٹی اور بے سر و سامان ملت کو بہت جلد رام کر دے گی علامہ اقبال نے تو بہت پہلے افغان عوام کو اس بات سے آگاہ کر دیا تھا کہ روس کا اصل ہدف بحر ہند پر قبضہ کرنا ہے لیکن تم اُسکے راستے کا روڑہ ہو پچاس سال پہلے بلکہ سو سال پہلے پاکستان کا ایک ایک خرد

ایک حقیقت سے آگاہ تھا اور آج بھی آگاہ ہے کہ روس کا مقصد صرف افغانستان پر قبضہ کرنا نہیں ہے بلکہ وہ بحر ہند کے گرم پانیوں تک پہنچنے کے لئے تگ و دو کر رہا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ تھی کہ اس سپر طاقت کو ایک چھوٹی قوم کے ہاتھوں پنچھا دکھایا جائے اور اس کے غرور کے بت کو پاش پاش کر دیا جائے خداوند تعالیٰ نے بیسویں صدی میں اپنے کمزور و ناتواں بندوں کے ہاتھوں کا ایک ایسا معجزہ رونما کیا کہ اپنے عصر کے ایک سپر طاقت کو دس سال تک افغانستان میں لڑایا لیکن اس کے باوجود بھی وہ کامیاب نہ ہو سکا سبحان اللہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب جہاد کے ابتدائی دنوں میں مغربی دنیا کے لوگوں کو جہاد کے قصے سناتے اور ہم یورپین اقوام اور امریکہ سے کہتے کہ چونکہ روس کے خلاف مصروف جنگ ہیں اس لئے ہماری مدد کی جائے تو حیرت و استعجاب میں ڈوب جاتے مجھے یہ بات بھی اچھی طرح یاد ہے کہ ایک بڑی مملکت کے وزارت خارجہ میں مجھے بتایا گیا کہ ڈاکٹر صاحب! روس کے ساتھ جنگ لڑنا نہایت مشکل کام ہے لیکن میں نے اُسے بتایا کہ جب ایک دفعہ کوئی ارادہ کر لیتا ہے تو اُسکے لئے یہ ایک برابر ہے کہ وہ ایک معمولی گولی کی وجہ سے مرتا ہے یا ایٹم بم کی وجہ سے۔ ہماری قوم نے یہ ارادہ کر رکھا ہے کہ وہ یا تو روس دانت کٹے کرے گا اور یا خود فنا ہو جائیگی ڈاکٹر فاروقی اعظم نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج اگر ہم یہاں مہاجر بن کر آئے ہیں تو یہ ہمارے لئے کوئی اجنبی گھر نہیں ہے جن افراد نے رسول کریم کو مدینہ منورہ میں جانے پناہ دی اور اُن کی خدمت کرنے کی سعادت کی تو وہ صرف عقیدے کی بات تھی لیکن ہمارے درمیان اس سے زیادہ قرب اور اپنائیت موجود ہے اور وہ یہ کہ ہمارا خون ایک ہے۔ ان لوگوں سے ہماری توقع تھی اور توقع ہے کہ یہ لوگ ہمارا ساتھ دیں گے اور ہماری حمایت کریں گے یہ ملک اسلام کے نام سے معرض وجود میں آیا ہے اسلام اس ملک کا منشور ہے اس ملک کے قیام کیلئے بے پناہ قربانیاں دی گئیں ہیں اور اس ملک کے قیام کا بنیادی مقصد لاالٰہ الا اللہ کا بول بالا کرنا ہے ہم بھی اسلام کی عظمت اور سربلندی کے لئے لڑ رہے ہیں افغانستان میں جو جنگ جاری ہے کہ ایک قطعہ زمین یا گھر بار کے تحفظ کیلئے نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد اسلام کی سربلندی اور اس مقدس عقیدت کا تحفظ ہے اس لحاظ سے ہمارا اور آپ کا نصب العین مشترک ہے اسلئے میں کہہ رہا ہوں کہ ہماری حمایت اپ کا بنیادی فرض ہے اور ہماری حمایت کرنا آپ لوگوں کا مذہبی و ملی فریضہ ہے جو لوگ یہاں یہ رٹ لگا رہے ہیں کہ افغانستان کے مسئلے کی وجہ سے ہم تباہ ہو گئے ہیں اور ہمارا وطن خستہ حال ہو گیا ہے ایسے ہی عناصر مدینہ میں بھی موجود تھے۔ رسول کریم کے زمانے میں بھی منافق اسی طرح کی چیخ و پکار کر رہے تھے وہ بھی مسلمانوں کے صفوں کے درمیان منافرت پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جو لوگ جہاد افغانستان کے خلاف نعرہ زنی میں مصروف ہیں وہ خواہ پاکستانی ہو یا کوئی اور وہ سب منافق ہیں۔ اسلام دشمن ہیں پاکستان دشمن ہیں اور پاکستان کے استحکام اور سالمیت کے دشمن ہیں۔ ملی اسلامی محاذ کے معاون نے مزید کہا جب روسیوں کو جنگ میں اپنی شکست واضح نظر آنے لگی اور اس نتیجے پر پہنچ گئے کہ وہ میدان جنگ میں اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے تو انہوں نے قومی مصالحت جنگ بندی لویہ جرگہ بنیادی قانون اور اس جیسے اور شوشے چھوڑے لیکن مجاہدین نے ایک عظیم اجتماع میں جنگ بندی کی تجویز رد کی اور کہا کہ یہ تمہاری منافقت اور چال ہے۔ تم جتنا بھی جنگ بندی کا اعلان کرنا چاہو کر سکتے ہو لیکن ہماری طرف سے جنگ جاری ہے اور کسی صورت میں بھی تم کو نہیں چھوڑ دینگا ملی مصالحت کے متعلق کہا گیا کہ ہم افغانوں کے درمیان کوئی جنگ نہیں ہو رہی اور جنگ تو ہماری داخلی جنگ نہیں ہے مصالحت اور صلح صفائی تو دو بھائیوں کے درمیان ہوتی ہے یہ جنگ تو افغان مجاہدین اور روسی فوج کے درمیان لڑی جا رہی ہے روس تو میرا ہم وطن نہیں ہے روسیوں کے ساتھ میرا قبیلہ اور قوم شریک نہیں ہے اسی وجہ سے اسی اجتماع میں جنگ بندی کو روس کا ایک چال اور فریب قرار دیا گیا اور اُسے رد کر دیا گیا۔

اس مرتبہ روسیوں نے لویہ جرگہ بلانے کا حربہ آزمایا۔ انہوں نے دنیا کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ افغان ملت کے نمائندے بالاتفاق موجودہ حکومت کو قانونی شکل دے رہی ہے لیکن مجاہدین نے کہا کہ جس مملکت میں علماء روسی موجود ہوں حکومت کی بھاگ ڈور علماء ان کے کٹھ پتلیوں اور پروردہ ایجنٹوں کے ہاتھ میں ہو وہاں لویہ جرگے کا انعقاد ایک مذاق کے سوا کچھ نہیں۔ لویہ جرگہ میں صرف وہ لوگ آئیں گے جو روسیوں

کے پسندیدہ ہوں اور اس میں صرف وہی لوگ بیٹھیں گے جو روسیوں کے ہاں میں ہاں ملا سکتے ہوں اور اُن کے ساتھ جن کا فریبی تعلق ہو اس صورت حال میں جنگ کی حالت میں اور نہ روسیوں کی موجودگی میں جو قانون بنے گا وہ صرف اور صرف روسی مفادات کا تحفظ کرے گا اور روسی مفادات کو پیش نظر رکھ کر بنایا جائے گا اس پس منظر میں مجاہدین نے اس نام نہاد بنیادی قانون کو مسترد کر دیا علاوہ ازیں عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی خاطر وہ آج کل اسلام کا رٹ بھی لگا رہے ہیں لیکن روسیوں کی طرف سے لگائے جانے والے یہ نعرے کسی کے لئے بھی قابل قبول نہیں ہیں مجھے وہ وقت اچھی طرح یاد ہے جب پل چرخی جیل میں ایک آدمی کو لاکر ہمارے ساتھ بٹھا دیا گیا اُس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ اپنے دفتر میں نماز ادا کر رہا تھا اُس کو اس جرم کی پاداش میں گولیوں سے اڑا دیا گیا لیکن آج وہی حاکم کہہ رہا ہے کہ میں مسلمان ہوں یہ سراسر فریب اور دھوکہ ہے اس لئے مجاہدین نے اس فریب پر کان نہیں دھرے اور نہ ہی اُن کے جال میں پھنسے روسیوں نے اس غرض سے دنیا کے ۶۳ ممالک کے دورے اس وجہ سے کئے کہ وہ افغانستان میں حالیہ تبدیلیوں کی وجہ سے اقوام متحدہ میں افغان مجاہدین کی حمایت کے سلسلے میں ووٹ دینے سے اجتناب کریں لیکن بھرپور کوششوں کے باوجود روسی عالمی سطح پر افغان مجاہدین کی حمایت میں کمی کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ اس مرتبہ تو مجاہدین کی حمایت میں پہلے سے زیادہ ووٹ پڑے ہیں اس موقعہ پر پھر ایک دفعہ ایک بات کو دھراتا ہوں کہ ان تمام امتیازات میں ہمارے انصار بھائی برابر کے شریک ہیں۔ ڈاکٹر فاروق اعظم نے اپنے خطاب کے اختتام میں فرمایا ہماری جہاد اُس وقت تک جاری رہے گی جب تک روسی غیر مشروط طور پر افغانستان سے نکل نہ جائیں، افغان عوام کو سیاسی آزادی نصیب نہ ہو جائے افغان عوام کے حقوق کا مکمل طور پر تحفظ نہ کیا اور افغانستان میں اسلامی حکومت قائم نہ ہو جائے۔

آخر میں جہاد افغانستان کی کامیابی اور پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لئے دست بدعا ہوں، انشاء اللہ آپ کے افغان بھائی مستقبل قریب میں اپنے مقصد میں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور افغانستان میں آزادی کی عطر بیز ہوائیں چلنے لگیں گی آپ کے بھائیوں نے جنگ میں بہت اچھا تجربہ حاصل کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح افغانستان میں انگریزوں کی شکست برطانوی ایمپریلزم کے زوال کی ابتدا تھی اس طرح افغانستان میں روسیوں کی شکست روسی میپریلزم کے زوال پر منتج ہو گی۔

افغان مہاجرین، مجاہدین اور انصار کے مشترکہ اجتماع سے پاکستان کی ثقافت وسیاحت کے وفاقی وزیر

نثار محمد خان کا خطاب

پاکستان کے سیاحت وثقافت کے وفاقی وزیر جناب نثار محمد خان نے افغانستان میں روسی مداخلت کے دن کے مناسبت سے پاکستان نیشنل سنٹر پشاور کے زیر اہتمام ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کل چارسدہ میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق ہمارے مہمان تھے آپ کے بعض مہاجر رہنماؤں نے اُن کے ساتھ ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی انہوں نے کہا کہ ہمارے دل میں صدر پاکستان کیلئے محبت واحترام کے بے پناہ جذبات پاتے جاتے ہیں اس لیئے ہم چاہتے ہیں کہ صدر صاحب کے اعزاز میں بزکشی کے کھیل کا اہتمام کریں جب میں نے اُن کے اس خواہش سے صدر مملکت کو آگاہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی یہی چاہتا تھا کہ اس کھیل کو دیکھنے کے بہانے اپنے مہاجر بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرسکوں میری اپنی خواہش یہ تھی کہ اس طریقے سے میں روسی ایجنٹوں کو یہ بتا سکوں گا کہ اپنے مہاجر بھائیوں کے ساتھ بے پناہ محبت رکھتے ہیں اُس موقعہ پر صدر مملکت نے خطاب کرتے ہوئے

کہا کہ آئندہ سال (۱۹۸۸ء) کو ہم نے افغانستان کے آزادی کے سال سے موسوم کیا ہے اور بزکشی کا کھیل ہم انشاء اللہ افغانستان میں دیکھیں گے جناب نثار محمد خان نے مزید کہا!

افغانستان کی جنگ کو ہم افغان عوام کا برحق جہاد مانتے ہیں یہ جنگ صرف سیاسی نوعیت کی نہیں ہے بلکہ ہم اسے پاکستان اور عالم اسلام کے بقا کی جنگ سمجھتے ہیں۔

برادران عزیز! افغانستان کیونکہ اس سانحے سے دوچار ہوا اور خود پاکستان کیونکہ اس صورت حال سے دوچار ہوا اسکی وجہ یہ ہے قریب وجوار میں سوشلزم اور کمیونزم کے گیت گائے جارہے تھے پاکستان کی نسبت یہ گیت افغانستان میں کچھ زیادہ ہی شدت سے گائے

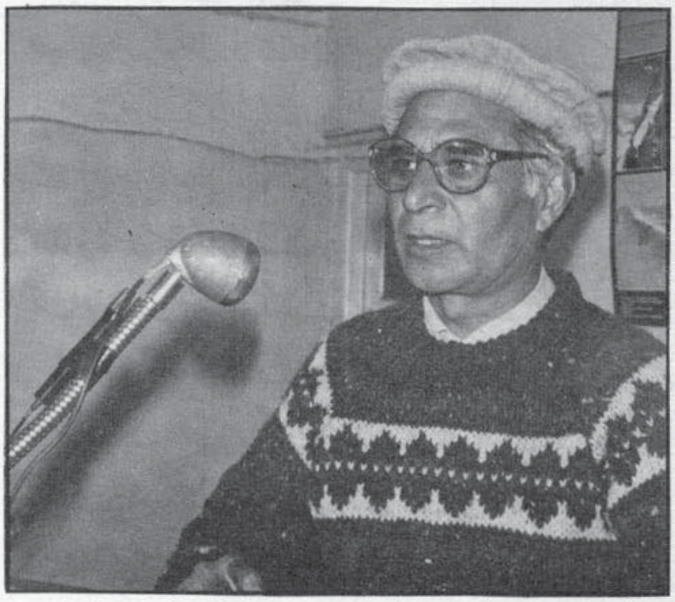

پاکستان کے وزیر ثقافت وسیاحت نثار محمدؐ خان

جارہے تھے چنانچہ خداوند تعالےٰ نے اُن کو دہی دن دکھائے اور پاکستان کے عوام کو بتایا کہ اگر تم لوگ اسلام کی بجائے کمیونزم کے خواہاں رہے تو تمہارا حشر بھی افغانوں سے مختلف نہیں ہوگا۔ اگر پاکستان کے عوام نے اب بھی اس صورتحال سے عبرت حاصل نہ کی تو وہ بھی اسی انجام سے دوچار ہوں گے۔

آپ لوگ تو پھر بھی بہادر اور شجاع ہیں اور گذشتہ آٹھ سال سے مسلسل معروف جنگ ہیں مجھے یہ امید نہیں ہے کہ ہم آٹھ دن تک بھی یہ جنگ جاری رکھ سکیں گے۔

اس لئے میں کہتا ہوں کہ افغان مجاہدین آج جو جنگ لڑ رہے ہیں وہ پاکستان کے مسلمانوں کے بقا کی جنگ ہے ہم نے کل بھی آپ کا ساتھ دیا اور آج بھی آپ کا ساتھ دیتے رہیں گے۔ آپ لوگوں کے ساتھ ہمارا تعاون اُس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک افغانستان میں آزادی کے پھریرے نہ لہرائے جائیں۔ اور وہاں اسلامی حکومت قائم نہ ہو

نثار محمد خان نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا!

آپ لوگ میرا امتحان لیں اور مجھے اپنے ساتھ میدان جہاد لے جائیں تاکہ وہاں خداوند تعالےٰ میرے ہاتھوں روسیوں اور ان منافقوں کو جہنم رسید کریں جو بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے لیکن درپردہ اسلام کی بیخ کنی میں معروف رہتا ہے۔ اور اُن لوگوں کیخلاف معروف جنگ ہے جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کررہے ہیں میں خاص طور پر آپ کو یہ بات بتادینا چاہتا ہوں کہ آپ نے کبھی بھی مجھ سے یہ نہ سنا ہوگا کہ میں نے افغانستان کے لوگوں کو مہاجر کے نام سے یاد کیا ہو یہ ہمارے بھائی ہیں ہم اُن کے ساتھ دین اور عقیدے کے رشتے باندھے ہوئے ہیں میں نے ہمیشہ اُن کو مجاہدین کے نام سے پکارا ہے۔ ہم یہ بات ببانگ دہل کہتے ہیں کہ جہاں کہیں مسلمان زبردست اور مظلوم ہوں گے ہم اُن کی حمایت اور امداد کیلئے آگے بڑھیں گے اور اُن کو پناہ دیں گے اور ہم تا ابد یہ فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔

میرے خیال میں کافی باتیں ہوگئیں جن کا لب لباب ایک ہی ہے آپ سے ہماری یہ گذارش ہے کہ آپ اپنے عزائم اور حوصلے بلند رکھیں۔ ہم ہر مرحلے پر آپ کا ساتھ دیتے رہیں گے ہم اُس وقت تک آپ لوگوں کی پشت پناہی کرتے رہیں گے جب تک آپ کی جہاد مکمل طور پر کامیابی سے ہمکنار نہ ہو جائے مجھ سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے خوشحال خان خٹک کا ایک شعر کہا میں بھی اپنی باتیں ایک شعر پر ختم کرنا چاہتا ہوں:

نہ دَ دښمن سرہ راتلو
نہ یې دَ تورہ پہ محفل کښے بلکوم

نم دشمن کے سر لے آؤں میں مسرر محفل تمہارے تلوار کا بوسہ لونگا!

پروفیسر ارماکورہ کے دورۂ افغانستان پر ایک

تنقیدی نظر

تحریر ــــــــــ ڈاکٹر فاروق اعظم

۱۔ پروفیسر ارمکورا کو کابل کے کٹھ پتلی حکومت نے افغانستان کے بعض علاقوں کا دورہ کرایا۔ حقائق غیر جانبدارانہ انداز سے جانچنے کیلئے اب موصوف کو افغان مجاہدین کی وساطت سے افغانستان جانا چاہیئے۔ ۲۔ کابل حکومت نے ارکورا کو بہت سے وہ جگہیں نہیں دکھائیں جہاں وہ جانا چاہتے تھے جن میں قندھار، ہرات کا پرانا شہر اور خوست شامل ہیں مجاہدین اس بات کیلئے تیار ہیں کہ پروفیسر ارمکورا کو نہ صرف مذکورہ مقامات دکھائیں بلکہ ان تمام علاقوں تک اُن کے جانے کا اہتمام کریں جہاں وہ جانا چاہتے ہیں۔

۳۔ ارمکورہ کا کہنا ہے کہ وہ کابل کی کٹھ پتلی حکومت کے اہلکاروں کی موجودگی میں لوگوں سے ملتے اور مختلف مقامات کا دورہ کرتے لیکن یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ ایسی حکومت کے اہلکاروں کی موجودگی میں لوگ کسطرح انسانی حقوق کے پامالی کی بات کرسکتے تھے جو سرے سے انسانی حقوق کی قائل نہیں ہے اور کسی قسم کے ظلم و جبر سے اجتناب نہیں کرتی اسی طرح حکومت نے اُن کو صرف وہ علاقے دکھائیں ہوں گے جو اُن کے زیر کنٹرول ہیں جبکہ افغانستان کا صرف ۵ فیصد علاقہ حکومت کے کنٹرول میں ہے۔

۴۔ ارکورا کا کہنا ہے کہ کابل حکومت نے افغانستان میں انسانی حقوق کے موجودہ صورتِ حال کا مقابلہ و انقلاب ثور سے پہلی کی صورتِ حال سے کیا اور لکھا کہ انقلاب ثور کے بعد خلقی ٹولے نے پہلے کی نسبت انسانی حقوق کا خاص طور پر احترام کیا ہے اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ ایک خودمختار، آزاد اور اقوام متحدہ کے رکن ملک میں ایک دوسری ملک کی جانب سے فوجی مداخلت انسانی حقوق کے پامالی کے معنی رکھتا ہے اور کیا پچاس لاکھ مہاجرین، پندرہ لاکھ شہداء، اٹھ لاکھ بیوائیں پچیس لاکھ یتیم بچے، چھ لاکھ معذور، اجتماعی قتل عام کے واقعات شہروں اور قصبوں پر اندھا دھند بمباری اور تباہی، لاکھوں قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک انسانی حقوق کے پامالی کے منہ بولتے ثبوت نہیں ہیں؟ اور کیا یہ سب کچھ انقلاب ثور کے بعد وقوع پذیر ہوا ہے یا اس سے پہلے اس سے کسی کو انکار نہیں کہ یہ سب کچھ انقلاب ثور کے بعد کے "ثمرات" ہیں۔

۵۔ پروفیسر ارمکورہ نے کابل میں چند محدود قید خانوں کو دیکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر وزارت میں زیر زمین قید خانے قائم کئے گئے ہیں ہر صوبہ میں بے شمار قید خانے بنائے گئے ہیں اس کے علاوہ اس مقصد کے لئے نجی گھروں کو کرایے پر لیا گیا ہے آج افغانستان میں ایک لاکھ سے زائد قید خانے ہیں لیکن ارکورہ نے صرف دو قید خانے دیکھے ہیں اور وہاں بھی وہ زندانیوں کے ساتھ آزادانہ ماحول میں بات چیت نہ کرسکے یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہاں قیدیوں پر سخت دباؤ ڈالا جارہا ہے کابل کے کٹھ پتلی حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ انسانی حقوق کے متعلق اقوام متحدہ کے منشور کا احترام کرتی ہے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کابل حکومت نے اس ادارے کی جانب سے گذشتہ کئی سالوں میں کئے گئے اُن تمام فیصلوں کو رد نہیں کیا ہے جو اقوام متحدہ کے دستور کے روشنی میں کئے گئے تھے آیا انہوں نے انسانی حقوق کے بین الاقوامی اداروں مثلاً ستاکھالم، پارلیس اور تورینو کو ٹھکرایا نہیں ہے۔

۸۔ کابل حکومت کا کہنا ہے کہ افغانستان میں لوگوں کو مذہبی، آزادی حاصل ہے اور مساجد آباد ہیں۔ کیا کمیونسٹ مسلمان ہیں کیا وہ اپنے فلسفے کے مطابق مذہب کو معاشرے کیلئے افیون نہیں گردانتے؟ اُن کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ روس میں بھی مذہبی آزادی ہے اور بنیادی

قانون میں مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے کیا عملاً وہاں مذہبی آزادی ہے روسیوں کی مداخلت سے پہلے وسط ایشیا میں ۲۵۰۰ مساجد تھیں۔ کیا اُن میں سے ۲۸۳ کے علاوہ باقی سب کو مسمار نہیں کیا گیا ہے اور کیا یہ باقی ماندہ مساجد عجائب گھروں اور غیر ملکیوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی خاطر باقی نہیں رکھی گئیں کمیونسٹوں نے تمام علماء حق کو یا تو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے اور یا اُن کو اپنے وطن سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا ہے ارکور نے خود اس بات کا مشاہدہ کیا کہ لوگ مساجد میں نماز ادا کر رہے تھے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ افغانستان میں مسلمان آباد ہیں اور اس لئے وہ مزاحمت کر رہے ہیں حکومت اُن کو نماز ادا کرنے سے منع کرنے پر قادر نہیں ہے اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے ابتدا میں زبردست کوششیں کی گئیں لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی لیکن اس کے معنی یہ ہرگز نہیں کہ روسی اور اُن کے ایجنٹ طمشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں اور وہ اسلامی شعائر کا احترام کرتے ہیں افغان معاشرے کو اخلاقی بحران سے دوچار کرنا تعلیمی نصاب کو بگاڑ کر خطوط پر ترتیب دینا افغان بچوں کو روس بھیجنا اور کمیونسٹ بنانے کے لئے اُن کی برین واشنگ کرنا سب ایسے اقدامات ہیں جو اُن کے اسلام دشمن کے منہ بولتے ثبوت ہیں

۸۔ جناب ارکورا کا کہنا ہے کہ کابل حکومت کے نئے بنیادی قانون میں اسلام کے احترام کا ذکر کیا گیا ہے لیکن موصوف کی نظر اسی قانون کی دفعہ ۴ پر نہیں پڑی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ افغانستان میں خلق ڈیموکریٹک پارٹی کی حکومت ہوگی یا دفعہ ۴ میں کہا گیا ہے کہ ہر متنازعہ مسئلے کو آخری فیصلے کیلئے خلق ڈیموکریٹک پارٹی کے سامنے پیش کیا جائے گا جب افغانستان میں خلق ڈیموکریٹک پارٹی کی حکومت ہو اور آخری فیصلے کا حق اسی پارٹی کو حاصل ہو تو اسلام کا احترام کیا معنی رکھتی ہے؟ یہ کمیونسٹ خلق ڈیموکریٹک پارٹی کے مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام کا احترام کرتے ہیں جو کہ کسی صورت میں بھی افغان عوام کیلئے قابل قبول نہیں ہے۔

۹۔ جناب ارکورا نے کابل میں ہسپتالوں کا دورہ بھی کیا ہے موصوف کو اب ہماری طرف سے پاکستان اور افغانستان کے اندر ہسپتالوں کو دیکھنا چاہیئے جنگ میں ہمارے بہت زیادہ لوگ زخمی ہو رہے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ روس افغانستان میں نہایت تباہ کن ہتھیار اور گولہ بارود استعمال کر رہا ہے۔

۱۰۔ جناب ارکورا کہ کابل میں بعض لوگوں نے بتایا کہ افغانستان میں جنگ بندی کا واحد راستہ قومی مصالحت ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قومی مصالحت کس کے ساتھ ہو! آیا افغانستان میں عوام کے درمیان جنگ ہو رہی ہے یا یہ جنگ روسی مداخلت کے نتیجے میں شروع ہو چکی ہے! کابل کی حکومت کے مٹھی بھر عناصر بھی روس کے ایجنٹ ہیں اب جب افغانستان میں افغان ملت اور روسیوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے تو اس صورت میں کیا ہماری مجاہد ملت دہشت گرد روس کے ساتھ صلح اور مصالحت کر سکتی ہے کیا روسی افغان ہیں اور افغانستان کے باشندے ہیں جن کے ساتھ قومی مصالحت ہو؟۔

۱۱۔ جناب ارکورا کا کہنا ہے کہ کابل کی دفاعی ملیشیا قومی مصالحت کی حامی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ روسیوں کے زرخرید غلام ہیں اُن کو اسی کٹھ پتلی حکومت کے دفاعی اور حمایت کی عوض تنخواہ دی جاتی ہے ۱۲۔ ارکورا یہ بھی کہتا ہے کہ کابل میں اساتذہ کا کہنا ہے کہ اب افغانستان میں صورتِ حال بہتر ہے اس سلسلے میں یہ بات پیش نظر رہے کہ روسیوں نے کابل اور محب وطن اساتذہ کو یا تو موت کے گھاٹ اتارا ہے یا وہ روسی مظالم کی وجہ سے اپنے وطن کو خیرباد کہنے پر مجبور ہوئے ہیں اب جو لوگ کابل میں باقی رہ گئے ہیں وہ یا تو روسی مداخلت کو برا نہیں کہتے اور یا خوف کی وجہ سے چپ ہیں

۱۴۔ کابل حکومت کی طرف سے قومی مصالحت کے نام پر چند قیدیوں کی رہائی کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ اُن کو افغان ملت کی حمایت حاصل ہو گئی ہے روسیوں نے افغانستان میں اپنی مداخلت کے آغاز میں بھی کچھ قیدیوں کو رہا کیا تھا وہ اس طریقے سے افغانوں کو ورغلانا چاہتے تھے لیکن اُن کے خواہشات کے برعکس افغان عوام دھوکہ نہ کھا سکے بلکہ اُن کے رہا کردہ افراد روس کے مخالفت صف میں کھڑے ہیں حال ہی میں جو افراد رہا کئے گئے ہیں اُن کے رہائی کا مقصد افغان عوام کو فریب دینا تھا لیکن اُن کی یہ کوشش بارآور ثابت نہ ہو سکی جو افراد رہا کئے گئے ہیں وہ سیاسی قیدی نہیں بلکہ اخلاقی مجرم ہیں اگر چند ایک سیاسی قیدیوں کو رہا کیا گیا ہو تو اُن کو پھر بامبند سلاسل کیا گیا ہے آج بھی کابل اور دوسرے مختلف صوبوں کے جیل خانے

سیاسی قیدیوں سے بھرے پڑے ہیں اگر جناب ارکورا کو ان قیدیوں کی تفصیل اور فہرست درکار ہو تو ہم اُن کو یہ معلومات فراہم کرنے کیلئے تیار ہیں۔

۱۵۔ کہا جاتا ہے کہ تقریباً ساٹھ ہزار مہاجر افغانستان کو واپس لوٹے ہیں یہ بہت کم تعداد ہے اور ان اعداد و شمار میں بھی کوئی حقیقت نہیں ہے جناب ارکورا پاکستان میں افغان کمشنری سے بات کریں اور اُن سے معلوم کریں کہ ہر مہینے کتنے مہاجر پاکستان آتے ہیں ایران آنے والے مہاجرین کی بات تو دوسری ہے اس بات میں کوئی صداقت نہیں کہ ایران اور پاکستان افغان مہاجرین کو واپس جانے نہیں دیتے جن لوگوں کو روس اپنے طیاروں، ٹینکوں اور توپوں کے سہارے جانے سے نہیں روک سکتا تو پاکستان اور ایران اُن کو کیسے دور رکھیں گے۔

۱۶۔ جناب ارکورا کو دور دراز علاقوں میں اُن افغان مہاجرین کے کیمپوں کا معائنہ کرنا چاہیئے جو ابھی ابھی مہاجر ہو کر آئے ہیں تاکہ وہ بچشم خود روسی مظالم اور انسانی حقوق کے پامالی کا مشاہدہ کر سکیں،

حسن کاکڑ کا انٹرویو

کابل یونیورسٹی کی موجودگی صورت حال کو الفاظ میں بیان کرنا میری بس کی بات نہیں یہ بات کچھ عرصہ قبل ڈاکٹر حسن کاکڑ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کو آج کے اس پریس کانفرنس کا دعوت نامہ موصول ہو چکا ہے وہ مجھ سے بخوبی واقف ہو چکے ہوں گے کانفرنس میں شمولیت کرنے پر صحافیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈاکٹر حسن کاکڑ نے کہا۔

معزز خواتین و حضرات! افغانستان کے دوسرے لاکھوں فرزندوں کی طرح میں بھی اُس جنگ کا شکار ہوا ہوں جو افغان عوام پر روس کی طرف سے مسلط کر دی گئی ہے یہ جنگ ایک طویل عرصے سے جاری ہے اور ابھی تک بہت تباہی و بربادی پھیلا چکی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ روس افغان عوام کے خلاف جدید ترین اسلحہ استعمال کر رہا ہے اور اس طرح افغانوں کا بے دریغ قتل عام کیا جا رہا ہے افغانوں کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں اپنے دیس میں اپنے ہی ملی و اسلامی روایات کے مطابق زندگی کے خواہاں ہیں، لیکن جابر اور ظالم روسیوں کو افغان حریت پسندوں کی یہ ادا پسند نہیں چنانچہ وہ افغانوں کے جذبہ حریت کو طاقت سے کچلنے کی کوشش کر رہا ہے آج افغانستان میں جو جنگ ہو رہی ہے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک منفرد اور انوکھی جنگ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک طرف تو افغان مجاہدین کے خلاف روس جیسی سپر پاور ہر قسم کا جدید ترین اسلحہ بے دھڑک استعمال کر رہی ہے لیکن دوسری طرف افغان سرفروشوں نے اپنے دین اور وطن کے دفاع کے لئے اپنے روایتی ہتھیار اٹھا رکھے ہیں صد آفرین ہو افغان مجاہدین پر کہ انہوں نے روس کے جدید نہایت اسلحہ کا جواب اپنے روایتی ہتھیاروں سے ایسے موثر انداز میں دیا کہ آج وہ افغانستان میں نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کی کیفیت سے دوچار ہے آج افغان مجاہدین اپنے قابل فخر اسلاف کی ان شاندار اور تاریخی روایات کو ایک دفعہ پھر دہرا رہے ہیں جن سے افغانوں کی تاریخ بھری پڑی ہے

افغان مجاہدین نے جس طرح روس کے دانت کھٹے کئے ہیں وہ اس صدی کا ایک معجزہ ہے اور ایسا ہو سکتا ہے کہ توسیع پسند روسی اپنے ہوس ملک گیری کی پالیسی کو چند صدیوں تک موقوف کر دے اب یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ افغانستان کی موجودہ جہاد میں افغانوں کے دینی تشخص کے ساتھ ساتھ ملی تشخص اور تاریخی روایات نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے روس نے افغانستان پہ افغان عوام کی خواہش کے برعکس ایک ایسا نظام مسلط کرنے کی کوشش کی جسے افغان عوام نے بری طرح مسترد کیا اور آج روسیوں نے افغانستان میں دفاعی انداز اپنایا ہے اور وہ افغانستان سے نکلنے پہ آمادہ نظر آتے ہیں لیکن روسیوں کی طرف سے افغانستان سے نکل جانے کا جو اعلان کیا گیا

ہے وہ قابل اعتماد نہیں ہے اور نہ ہی افغانوں کے لئے یہ پیشکش قابل قبول ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ روسی ابھی افغانستان میں مزید خون خرابہ اور تخریب کاری کے منصوبے بنا رہے ہیں۔

اب میں آپ کو اس عظیم سانحے اور پس دیوار زندان اپنے مشاہدات اور تجربات کے متعلق سوالات کے جوابات دینا چاہتا ہوں صحافیوں کے ساتھ ڈاکٹر حسن کاکڑ کے سوال و جواب کچھ یوں ہے۔

سوال:۔ جب آپ کو مارچ ۱۹۸۷ء میں جیل سے رہائی ملی تو پھر آپ کہاں گئے؟

جواب:۔ رہائی پانے کے بعد مجھے کابل یونیورسٹی میں دوبارہ درس و تدریس شروع کرانے کی اجازت دی گئی۔

سوال:۔ آپ کب پاکستان آئے ہیں؟

جواب:۔ میں دو ہفتے قبل یعنی کرسمس کی رات کو پاکستان آیا ہوں۔

سوال:۔ آپ کے خیال میں کابل یونیورسٹی میں درس و تدریس کی آج کل کیا صورت حال ہے۔

جواب:۔ یونیورسٹی میں میرے جیل جانے سے قبل ہی تعلیمی نظام میں کافی تبدیلی آئی تھی اُس وقت یونیورسٹی کے تمام اساتذہ اور بالخصوص تاریخ کے اساتذہ سے کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے مضمون کو پڑھاتے وقت مارکسزم کے اصولوں اور نظریات کو پیش نظر رکھیں جو کوئی اس ہدایت پر عمل نہ کرتا تو اُسکی زندگی خطرے میں پڑ جاتی لیکن موجودہ حالات میں اپنے مضمون کو اپنے انداز سے پڑھا سکتا تھا۔

سوال:۔ جناب کاکڑ صاحب! آپ نے زندان میں کافی عرصہ گذارا ہے کیا آپ کو وہاں اسیر خواتین بھی نظر آئیں۔

جواب:۔ جی ہاں! وہاں عورتیں بھی قید تھیں۔

سوال:۔ کیا وہ بھی سیاسی اسیر تھیں۔

جواب:۔ جی ہاں! وہ تمام کابل حکومت کی مخالف تھیں اگرچہ کابل حکومت انہیں سیاسی اسیر قرار نہیں دیتی تھی بلکہ اُن کو انقلاب کی مخالف قرار دیتی تھیں لیکن حقیقت میں وہ سب سیاسی قیدی تھیں،

سوال:۔ اس بات میں کہاں تک حقیقت ہے کہ روسی سیاسی قیدیوں کو اذیت دیتے رہتے ہیں؟

جواب:۔ اس سوال کا جواب چند الفاظ میں نہیں دیا جا سکتا وہ قیدیوں کو ہر قسم کی اذیت دیتے رہتے ہیں جن میں ذہنی اذیتوں سے لیکر سب جسمانی اذیتیں شامل ہیں۔

سوال:۔ اگر ظاہر شاہ افغانستان واپس آجائے تو آپ کے خیال میں صورت حال میں کیا تبدیلی آجائیگی۔

جواب:۔ میرے خیال میں مسئلہ افغانستان کی بنیادی وجہ وہاں روسی فوجوں کی موجودگی ہے۔ روسی فوجوں کی موجودگی میں قومی مصالحت اور صلح صفائی کی کوشش بار آور ثابت نہیں ہو سکتی۔ میرے خیال میں مسئلہ افغانستان کا واحد حل یہ ہے کہ وہاں بیرونی مداخلت بند کر دی جائے اگر یہ قدم اٹھایا گیا تو افغان عوام اُمور مملکت کو چلانے میں خصوصی مہارت رکھتے ہیں اور اپنے نظام حکومت کا فیصلہ خود کر سکتے ہیں افغانستان کے تمام عوام مسلمان ہیں اور وہ اسلامی تعلیمات پر سختی سے کاربند ہیں اور آج بھی وہاں حالات اسلامی قوانین کے نفاذ کے متقاضی ہیں لیکن خون خرابے کو روکنے اور امن و امان بحال کرنے کے لئے کچھ خصوصی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال:۔ کہا جاتا ہے کہ بہت سے افغان بچے روس لیجائے گئے ہیں آپ کے خیال میں اُن کی تعداد کتنی ہو گی۔

جواب:۔ صحیح اعداد و شمار ممکن نہیں لیکن بلاشبہ ایسے بچے تعداد میں بہت زیادہ ہے جن بچوں کے والدین موت سے ہم آغوش ہو چکے ہیں اور یا جن کے والدین پارٹی کے ممبر ہیں وہ روس بھیجے گئے ہیں ان بچوں کی تعلیم و تربیت پر روس میں خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور انہی بچوں سے روسیوں نے مستقبل میں بہت سی اُمیدیں باندھ رکھی ہیں۔

سوال:۔ کہا جاتا ہے کہ تقریباً دو لاکھ بچے روس لیجائے گئے ہیں آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔

جواب:۔ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا کہ ان بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

سوال:۔ جب آپ کو جیل سے رہائی ملی تو اُس وقت یونیورسٹی کی صورت حال کیسی تھی؟۔

جواب:۔ کابل یونیورسٹی کی صورت حال نہایت ناگفتہ بہ ہے اُس ناگفتہ صورت حال کو الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا اب کابل یونیورسٹی وہ یونیورسٹی نہیں تھی جو ہم نے دیکھی تھی اس سے پہلے یونیورسٹی میں

طلبہ اور اساتذہ کا ایک انبوہ رہتا تھا لیکن جب مجھے جیل میں ڈال دیا گیا تو اُس کے بعد یہ یونیورسٹی میں بہت کم طلبہ اور اساتذہ باقی رہ گئے میرے خیال میں ایک یونیورسٹی میں بہت سے طلبہ اور اساتذہ ہونے چاہیئے یونیورسٹی کے احاطے میں مکمل آزادی کی فضا ہونی چاہیئے لیکن اگر صورت حال اس کے برعکس ہے تو اُسے کسی صورت میں بھی یونیورسٹی نہیں کہا جا سکتا۔

سوال:۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ یونیورسٹی میں زیادہ تر طالبات ہی رہ گئیں ہیں۔ اسکی کیا وجہ ہے؟

جواب:۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اکثر طلبہ جیلوں میں ڈالے گئے ہیں اور باقی ماندہ لازمی فوجی خدمات کی انجام دہی کے لئے جبری طور پر فوج میں بھرتی کر لیے گئے ہیں۔

سوال:۔ افغانستان میں عدلیہ کی صورت حال کیسی ہے؟

جواب:۔ میں خود عدلیہ کے متعلق زیادہ نہیں جانتا لیکن عدلیہ کے انقلابی نظام کے متعلق کچھ معلومات ضرور رکھتا ہوں وہاں قیدیوں کے متعلق تمام فیصلے روسی مشیر کرتے ہیں اور صرف لوگوں کو فریب دینے کے لئے متعلقہ مقدمے مع اپنے فیصلوں کے انقلابی عدالتوں کو بھیجتے ہیں روسی مشیر حکم دیتے ہیں اور ان فیصلوں کا اعلان متعلقہ عدالتوں کے جج کرتے ہیں۔

سوال:۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے نمائندے نے حالیہ دورہ سے قبل بھی افغانستان کا دورہ کیا تھا انہوں نے اپنی رپورٹ میں تحریر کیا تھا کہ میں نے ڈاکٹر حسن کاکڑ سے بھی ملاقات کی جو کہ ابھی ابھی جیل سے رہا کر دیئے گئے تھے انہوں نے کہا کہ قومی مصالحت کی وجہ سے اب صورتِ حال بہتر ہو گئی ہے اُن کے بیان کے مطابق موجودہ صورت حال کے متعلق آپ کا تجزیہ کیا ہے۔

جواب:۔ اس بارے میں غلط فہمی پیدا ہوئی ہے میں نے اُس کے سامنے قومی مصالحت کو سراہا نہیں ہے جو کچھ میں نے کہا ہے اور جو کچھ پریس میں شائع ہو چکا ہے اُن میں بہت تضاد ہے انہوں نے میرے ساتھ دو ملاقاتیں کیں تھیں ایک ملاقات انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل میں ہوئی تھی وہاں سے سیاسی امور پر گفت و شنید کی میں نے اُن پر یہ بات واضح کی کہ اصل مسئلہ سیاسی اور معاشرتی نظام میں روسی مداخلت اور افغانستان میں روسی فوجوں کی موجودگی ہے اس لئے میں نے کہا کہ قومی مصالحت کا منصوبہ ناکام ہو چکا ہے۔ میری رہائی قومی مصالحت کے منصوبے کی روشنی میں عمل میں نہیں لائی گئی ہے بلکہ یہ بین الاقوامی دباؤ کے نتیجے میں عمل میں آئی۔

ہجرت حبشہؓ کے سیاسی اثرات

تحریر:۔ دلیلی

کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر صحابہ کرام نے حبشے کو جو ہجرت کی تھی اُس کا صرف مقصد سر چھپانے کیلئے جائے پناہ ڈھونڈنا نہیں تھا بلکہ یہ ایک سیاسی حکمت عملی بھی تھی جسکا مقصد سرزمین عرب کے باہر اسلام کو پھیلانا اور حبشے کے شاہی خاندان کو اسلام کا گرویدہ بنانا بھی تھا۔

حبشہ کے مہاجرین پناہ گزین ہونے کیساتھ ساتھ اسلام کے داعی اور ترجمان بھی تھے یہی وجہ تھی کہ اُن کی یہ حکمت عملی بہت کامیاب ہوئی اور حبشہ کے شاہ نجاشی مشرف بہ اسلام ہوئے جب اہل قریش کو یہ بات معلوم ہوئی کہ مہاجرین حضرت محمدؐ کی دعوت کو آگے بڑھا رہے ہیں اور اُن کی سرگرمیاں مستقبل کیلئے نہایت مؤثر ثابت ہو رہی ہیں تو انہوں نے حضرت عمرو بن العاصؓ اور کچھ دوسرے لوگوں کو قیمتی تحائف کے ساتھ اس مقصد کیلئے شاہ نجاشی کے دربار میں بھیجا کہ وہاں سے مہاجرین کو بے دخل کیا جا سکے قریش کے وفد کی مصروفیات سننے کے بعد حبشہ کے شاہ نے مہاجرین کو دربار طلب کیا مہاجرین کے نمائندہ کی حیثیت سے حضرت جعفرؓ بن ابی طالب شاہی دربار چلے گئے انہوں نے بادشاہ کو سجدہ نہ کیا بلکہ اسلامی تعلیمات کیمطابق سب کو السلام علیکم کہا اس پر درباریوں نے

انہیں کہا کہ تم نے بادشاہ کو احتراماً سجدہ کیوں نہیں کیا، حضرت جعفرؓ نے جواب دیا ہمیں پیغمبر نے حکم دیا ہے کہ خداوند تعالیٰ کے بغیر کسی اور کے سامنے سجدہ نہ کیا جائے تفصیلی گفتگو کے بعد حضرت عمرو بن عاصؓ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ کے مسئلے پر آپ لوگوں سے اختلاف رکھتے ہیں چنانچہ بادشاہ نے اُن سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں آپ لوگوں کا کیا عقیدہ ہے حضرت جعفرؓ نے فرمایا

"حضرت عیسیٰؑ خداوند تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئے تھے اور اُن کی روح کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو منتقل کیا تھا اور انہیں کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا

"اے حبشہ کے لوگو! اے عالمو اور راہبو!"

خداوند تعالیٰ کی ذات کے قسم ان لوگوں اور ہمارے لوگوں کے عقیدے میں اس تنکے کے برابر بھی فرق نہیں ہے،

بعد میں انہوں نے مہاجرین سے کہا کہ میں آپ لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اس پیغمبرؐ کو بھی خوش آمدید کہتا ہے جنکے ساتھ آپ کا تعلق ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جن کا ذکر انجیل میں آیا ہے اور جسکے آمد کی پیشنگوئی حضرت عیسیٰؑ نے بھی کی تھی آپ لوگوں میری مملکت میں جہاں بھی رہنا چاہیں رہ سکتے ہیں اگر میں کاروبار سلطنت میں مصروف نہ ہوتا تو میں خود اُس نبی کے دربار میں حاضر ہوتا اور اُن کے جوتا اٹھاتے پھیرتا ان خیالات کے اظہار کے بعد انہوں نے قریشی وفد کے تحائف کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (مسند احمد۔ ص ۴۶۱ مسند ابن مسعود)

حضرت جعفرؓ نے نجاشی کے دربار میں ایک مفصل تقریر کی اور اُن پر مکہ کے قریش کی طرف سے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا ذکر کیا۔ اپنے خطاب کے آخر میں انہوں نے فرمایا کہ ہم ظلم سے پناہ لینے کی خاطر آپ کے ملک میں آئے ہیں نجاشی نے انہیں کہا کہ کیا آپ لوگوں کے پاس اُس پیغام کا کوئی حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نبی پر نازل ہوا ہے اس پر حضرت جعفرؓ نے سورۃ مریم کے ابتدائی حصہ کی تلاوت کی۔ ان آیات کے سننے پر نجاشی رو پڑا اور اتنا رویا کہ اُسکی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی اُن کے سب درباری بھی رو پڑے۔ وہ اتنا روئے کہ ان کے سامنے پڑے ہوئے کاغذات، آنسوؤں سے تر ہو گئے اسکے بعد نجاشی نے کہا کہ یہ پیغام اور حضرت عیسیٰ کی تعلیمات ایک ہی مشعل کی روشنی ہے انہوں نے قریش کے وفد کو کہا کہ تم واپس چلے جاؤ میں یہ لوگ آپ کے حوالے نہیں کر سکتا (سیرت ابن ھشام ص ۱۳۶) البدایۃ والنھایہ لابن کثیر ج ۳ ص ۷۴، ۷۳) رسول کریمؐ کے سفیر اور مسلمانوں کے نمائندہ حضرت جعفرؓ نے شاہی دربار میں قریش کے سفارتی وفد کو سفارتی میدان میں شکست دی اور رسول کریمؐ کی دعوت اور سیاست دونوں کامیاب ثابت ہوئیں۔

آج دنیا کے مہاجرین کیلئے ضروری ہے کہ وہ حضرت جعفرؓ کی طرح اسلامی تعلیمات کو گلے سے شکائیتیں اپنے مؤقف کو خلوص سے پیش کریں اور ہر اُس عمل سے اجتناب کریں جو اسلامی تعلیمات کیخلاف ہو تاکہ دوسرے لوگ اُن کے اعلیٰ اخلاق سے متاثر ہوں۔

اسی طرح یہ انصار کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ دشمنان اسلام کے سازشوں سے اچھی طرح آگاہ ہوں اور اُن سے ہوشیار رہیں اُن کو چاہیئے کہ اپنے مسلمان مہاجر بھائیوں کی حمایت جاری رکھیں تاکہ وہ اپنے نصب العین کے حصول میں کامیاب ہو سکیں اور اسلامی نظام قائم ہو جائے۔

افغان مجاہدین

کامیابی کی دہلیز پر

تحریر ـــــــــ محمد عارف "غزالی"

افغانستان کی غیور اور اسلام کی محبت میں سرشار ملت گذشتہ دس سال سے اپنے عقیدے کی سربلندی اور اپنے پیارے وطن کے تحفظ کیلئے اپنا خون پانی کی طرح بہا رہا ہے اور آزادی کے مقدس نعمت کو برقرار رکھنے کے لئے بینظیر قربانیاں دے رہے ہیں قربانیوں کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے انہی قربانیوں کے نتیجے میں کامیابی کے منزل آہستہ آہستہ قریب آتی جارہی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس قدیم اسلامی مملکت کے فرزند ایک دفعہ پھر اپنے پیارے وطن واپس چلے جائیں گے اور اپنے اجڑے ہوئے گھر ایک دفعہ پھر بسا لیں گے۔ آج افغان عوام کی بے پناہ قربانیوں

ملک اور دین کا دفاع ہر مسلمان کا فریضہ ہے،

کی وجہ سے ہمارا وحشی دشمن اور سوشل امپیریلیسٹ افغانستان سے اپنی فوجیں واپس بلانے کی باتیں کر رہا ہے اور یہی موضوع علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر بھی زیر بحث ہے اس سلسلے میں کچھ حلقوں کا خیال ہے کہ ہوسکتا ہے کہ روسی اپنی بات میں سچے ہوں، اور وہ واقعی افغانستان سے اپنی فوجیں واپس بلانا چاہتا ہوں لیکن کچھ اور حلقے ابھی تک روسیوں کی بات کو شک و شبے کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روسیوں نے کبھی بھی سچ نہیں بولا ہے اور وہ ہمیشہ کھوکھلے نعروں اور پرفریب دعووں کے ذریعے عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کچھ حلقوں کا استدلال یہ ہے کہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ روسیوں نے جب کسی ملک یا علاقے پر قبضہ کیا ہے تو پھر وہاں دوبارہ آزادی کے ہوا نہیں چلی ہے بلکہ اُن ممالک کو روس کا حصّہ قرار دیا گیا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کی فضل وکرم اور اپنے عظیم ملت کی لازوال قربانیوں کی برکت سے ہم مکمل اعتماد کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں۔ اس بات کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کہ روسی اپنی بات میں جھوٹے ہیں سچے ہم کبھی کے جھوٹ اور سچ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ روسیوں کے جھوٹ اور سچ سے بھی ہم اچھی طرح واقف ہیں اس لئے ہم اُس وقت تک پوری شدّت کے ساتھ جہاد جاری رکھیں گے جب تک روس بغیر کسی قید و شرط کے افغانستان سے اپنے بستر گول کر نہ جائیں اور افغانستان میں اسلامی نظام نافذ نہ ہو۔

روسیوں نے افغانستان پر اس لئے حملہ نہیں کیا تھا کہ وہ دوبارہ اپنی مرضی سے اپنے لامحدود افواج افغانستان سے واپس بلائیں گے بلکہ اُن کا اصل ہدف یہ تھا کہ افغانستان پر مکمل طور پر قبضہ کرنے کے بعد وہ بحر ہند کے گرم پانیوں اور خلیج کے تیل تک رسائی حاصل کریں گے اور وہ دوسرے جست اپنے مراد کو پالیں گے لیکن یہ افغانستان کی سرفروش ملت کی قربانیوں کی وجہ ہے کہ روس کو گذشتہ آٹھ سال سے زیادہ عرصے سے لوہے کے چنے چبوئے جارہے ہیں اور ایسے شدید مسائل و مشکلات سے دوچار ہے جسکا وہ تصوّر بھی نہیں کرسکتے تھے۔ خداوند تعالےٰ کی فضل وکرم سے اور افغان عوام کی بے مثال قربانیوں کی بدولت آج ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ روسیوں کو ضرور شرمسار ہوکر افغانستان سے نکلنا ہوگا اور ہم ایک دفعہ پھر اسلام کے مقدس قانون کی روشنی میں افغانستان کا زمام کار سنبھالیں گے ہم تھوڑی دیر کے لئے یہ موقف مبنی

پر حقیقت مان لیں گے کہ روس نے جب بھی کسی ملک پر قبضہ کیا ہے تو دوبارہ اُسے آزادی نصیب نہیں ہوئی ہے اور اُسی روسی امپریلزم کا حصّہ بنا دیا گیا ہے تاریخ کے صفحات بھی اس بات پر گواہ ہیں کہ روس کی موجودہ وسیع و عریض مملکت روسیوں کے ہوس ملک گیری کا نتیجہ ہے لیکن اس کے برعکس افغانستان بھی وہ سرزمین ہے جسکے غیور مکینوں کو ابھی تک نہ تو کوئی طاقت غلام بنا سکا اور نہ ہی کوئی حملہ آور قوت اس ملک کے ملی تشخص کو پامال کر سکا سکندر اعظم سے لیکر برطانوی استعمار تک ہر ایک جارح نے یہاں گھٹنے ٹیک دیئے ہیں اور افغانوں کے ساتھ ٹکرانے کے بعد ہر جارح قوت روبہ زوال ہو گئی ہے جس کی کے پاؤں افغانستان میں لڑکھڑائے ہیں تو پھر اُسے کہیں اور جم کر کھڑا ہونا نصیب نہیں ہوا ہے بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو گئے ہیں ان تاریخی حقائق کی روشنی میں ہم ایک دفعہ پھر اللہ تعالےٰ کی مدد و نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے اور افغان عوام کی قربانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مکمل یقین اور اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ روسی چاہے یا نہ چاہے لیکن اُن کو ہمارے ملک سے نکلنا ہوگا اور رب کریم کے فضل و کرم سے ہم اپنے اسلامی مملکت میں اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کریں گے اگر ایک دفعہ روس افغانستان سے شرمندہ و رسوا ہو کر نکلا تو انشاء اللہ وہ تمام مقبوضہ علاقے اُس کے آہنی شکنجوں سے آزاد ہوں گے جس پر اُس نے جبر و تشدد سے قبضہ کر رکھا ہے۔

اب جبکہ ہماری ملت کا مقدس جہاد کامیابی کے مراحل میں داخل ہو چکا ہے اور انسان کش روسی استعمار شکست سے دوچار ہے اور آخری ہچکیاں لے رہا ہے تو تاریخ کے اس نازک مرحلے پر اسلامی افغانستان کے آزادی کے سلسلے میں ہمارے فرائض مزید بڑھ جاتے ہیں۔ ہم نے میدان جہاد میں دشمن کو شکست سے دوچار کیا ہے ہم نے اپنے خون کے عوض دشمن کی فرار کی راہیں مسدود کر رکھی ہیں اور اپنے نے اپنی مسلح جدوجہد سے دنیا بھر کے اقوام کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے اس صورت حال کا تقاضا ہے کہ ہم سیاسی میدان میں بھی وقت کی نزاکتوں اور جہاد کے تقاضوں کے مطابق تدبر اور حکمت عملی سے کام لیں ایسا نہ ہو کہ ہماری ہی غفلت اور غلط پالیسیوں کی وجہ سے جیتی ہاری میں تبدیل ہو جائے پندرہ لاکھ شہیدوں کا خون رائیگاں چلا جائے اور بارشی سے بچنے کی خاطر پرنالے کے نیچے کھڑے ہو جائیں عالمی سیاست جیسی بھی ہو لیکن ہم افغان اپنے گھریلو مسائل کو دوسروں سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں اور اُن کا ادراک رکھتے ہیں تاریخ کے مختلف ادوار میں ہمارے مملکت پر بارہا فوجی چڑھائیاں کی گئیں ہیں اور ہنستے بستے آبادیوں کو کھنڈرات اور ویرانوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے لیکن جب کبھی دشمن کو شکست ہوئی ہے تو افغانوں نے بہت جلد کھنڈرات کو آبادیوں میں تبدیل کیا اور اپنے معاملات کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا ہے یہ ہر ملک کے باشندوں کا بنیادی حق ہے کہ وہ اپنے سیاسی نظام کا فیصلہ خود کریں اس بنیادی اصول کی روشنی میں افغانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے سیاسی نظام کے متعلق کوئی فیصلہ کرے اور اس پر عمل درآمد کرائے اگرچہ روسی اور اُن کے ایجنٹ اس کوشش میں ہیں کہ اس مسئلے کا ایک ایسا حل ڈھونڈ لیا جائے جو اُن کے مفادات کا ضامن ہو اور ہمارے تقریباً پندرہ لاکھ شہیدوں کا خون رائیگاں چلا جائے لیکن ہم کسی طرح بھی کوئی ایسا حل قبول نہیں کریں گے جو افغان عوام کے امنگوں ارزوں اور عزائم سے متضاد ہو اور جس میں افغانوں کی قربانیوں پر پانی پھیر دیا گیا ہو۔

ہم اپنی جانوں کی قربانیاں اس لئے دے رہی ہیں کہ وہ حیات دوام حاصل کر لیں جس کا تقاضا ہماری تاریخی روایات کر رہے ہیں ہم اس لئے اپنا خون بہا رہے ہیں کہ روسیوں کے وحشت کے نتیجے میں تباہ ہونے والے اپنے گھروں کو دوبارہ آباد کر سکیں ہم اس لئے اپنے سروں کی قربانی دے رہے ہیں کہ تاریخ کے ایوان میں ہمارے افغانی سر اونچے رہیں اور دُنیا میں باوقار قوم کی طرح سر اُٹھا کر زندگی گذار سکیں ہم نے اپنے فرزندوں کو اس لئے قربانی کے میدان میں بھیجا ہے تاکہ ہم ایک دفعہ پھر حضرت ابراہیمؑ کی یاد تازہ کر سکیں اور اس عظیم قربانی کی بدولت قابل فخر انفرادیت اور کامیابی حاصل کر لیں۔

ہاں! ہمارا خون بہہ رہا ہے ہماری آبادیاں مسمار کر دی گئیں ہیں۔ ہمارے گھر اور مقبرے کھنڈرات کا نظارہ پیش کر رہے ہیں۔ ہمارے سرسبز باغات کرادر کھیت نیپام بموں کے نتیجے میں جل گئیں ہیں اور ہماری آبادیاں اپنے مکینوں کے چہروں کو ترس رہی ہیں لیکن اس کے

باوجود ہمارا ایمان مزید پختہ ہوگیا ہے ہمارے عقیدے کو مہمیز مل گئی اور ہمارے حوصلے مزید بلند ہو گئے اور اب وہ وقت آپہنچا ہے کہ خزاں رسیدہ گلشن میں ایک دفعہ پھر بادِ بہاری چلے اور ہماری امیدوں کی کھیتیاں کھل اُٹھیں اور ایک دفعہ پھر بکھرے اور منتشر افغان اپنے اباؤ ملک میں خوشحال اور باوقار زندگی گذار سکیں گے۔

جہادِ افغانستان کی اہمیّت

تحریر ــــــــ سیّد حبیب شاہ

وسطی ایشیا کے مسلمان وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے کمیونزم کی دہشت ناکیوں کے بھینٹ چڑھ گئے وسطی ایشیا میں کمیونسٹوں کے مظالم، جبر و استبداد اور غیر انسانی کارروایات اسلامی دنیا کیلئے درس عبرت کی حیثیت رکھتی ہیں

یہ اب مسلمانانِ عالم کا فرض ہے کہ وہ وسطی ایشیا کے مسلمانوں کے ناگفتہ بہہ صورتحال سے سبق حاصل کرلیں اور اُن حقائق کا ردراک کریں کہ مسلمان ہوتے ہوئے ایک قوم کیونکر اپنی اسلامی تشخص اور آزادی سے محروم ہوگئی وہ خلف جو اسلام کی وجہ سے ترقی کے بام عروج پر تھی آخر کیونکر کفر کے آگ میں جل کر راکھ ہوگئی اور امام محدثین (امام بخاری، امام ترمذی) کا ترکستان کس طرح کفرستان میں تبدیل ہوگیا۔

وسطی ایشیا کے مسلمانوں کی زبوں حالی کی واحد وجہ یہ ہے کہ اسلامی دنیا نے اس خطے میں رہنے والے مسلمانوں کے متعلق مکمل طور پر چشم پوشی کی پالیسی اختیار کر رکھی تھی اور وہ کس طرح بھی ان مظلوم اور مفلوک الحال مسلمانوں کی معاونت پر تیار نہیں تھی اُسی وقت نہ تو روسی حکومت کو اندرونی طور پر سیاسی اور فوجی استحکام نصیب تھا اور نہ ہی بلشویک پارٹی کیلئے عوام کے درمیان کوئی جگہ تھی اس طرح برسر اقتدار طبقے میں بھی بین الاقوامی دباؤ کا سامنا کرنے کی جرات نہیں تھی۔ اگر اُس وقت اسلامی ممالک کے عوام قرآنی تعلیمات کے مطابق اپنے مسلمان بھائیوں کا ساتھ دیتے اور ان بیگناہ اور مظلوم مسلمانوں کے شانہ بشانہ جبر و استبداد کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے تو ترکستان کے عوام کا جہاد کسی صورت میں بھی ناکامی اور نامرادی سے دوچار نہ ہوتا ابتدائی مرحلے میں یہ افغان عوام کا بھی فرض تھا کہ وہ وسطی ایشیا کے مسلمانوں کے دستگیری اور دادرسی کرتے۔ کاش اگر اُس وقت کی افغان حکومت آج کے پاکستانی حکومت کی طرح پالیسی اور حکمت عملی اپناتی تو وسطی ایشیا میں روسیوں کی شکست افغانستان کے استحکام پر منتج ہوتی اور ایسی صورتحال پیش آتی جیسا کہ آج افغان عوام کا جہاد پاکستان کی سلامتی کا باعث بن رہا ہے

افغان مجاہدین پہاڑی علاقے میں

آج اگر ایک طرف افغان مجاہدین اسلام کی سربلندی کی جنگ لڑ رہے ہیں تو دوسری طرف پاکستانی عوام بھی اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں۔ پاکستانی عوام کو اس بات کا احساس ہے کہ جہاد افغانستان نے پاکستان کو تحفظ فراہم کیا ہے اور افغانستان اور روسی جارحیت کے راستے میں واحد رکاوٹ ہے۔ افغانستان پر روسی حملہ درحقیقت اسلام پر حملہ ہے اور افغان مجاہدین اسلام کے دفاع کی جنگ لڑ رہے ہیں اس لئے یہ باقی اسلامی دنیا کا فرض بنتا ہے کہ وہ افغان عوام کے ساتھ شانہ بشانہ

کھڑے ہوں اور اُن کی ہر ممکن مدد کریں۔ اور اس طرح متحد ہو کر اسلام کے خلاف جارحیت کا مقابلہ کریں۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے پاکستان کے مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ کھلے دل سے افغانوں کا ساتھ دیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں ممالک ایک ہی خطے میں واقع ہیں اور ایک ہی قسم کے خطرے سے دوچار ہیں۔ پاکستانی عوام کو اس بات کا احساس ہے کہ پاکستان کی سیاسی بقا۔ افغانستان کی آزادی اور خود مختاری میں مضمر ہے۔ کہ افغان مجاہد موجود نہ ہوتے تو آج پاکستان کا نام و نشان تک بھی نہ ہوتا اس لئے پاکستان کے ہر مسلمان کو افغانستان کے جہاد کو پاکستان اور اپنے آپ کے دفاع کے جنگ کی نظر سے دیکھنا چاہیئے اور افغان مجاہدین کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

پاکستان کے عوام نے ۲۷ دسمبر ۱۹۸۸ء کو ایک دفعہ پھر افغان عوام کے ساتھ علی الاعلان یکجہتی اور حمایت کا اعادہ کیا ہے اسی مناسبت سے پاکستان کے تمام شہروں میں بڑے بڑے جلسے ہوئے صوبہ سرحد کے مرکز پشاور میں جماعت اسلامی پاکستان کے امیر قاضی حسین احمد نے ایک بہت بڑے مظاہرے کی قیادت کی۔ مظاہرین کے آگے آگے افغانستان کی جہاد میں زخمی ہونے والے بچوں کو گاڑیوں میں بٹھا دیا گیا ہے جب لوگ افغانستان میں روسی وحشت کے ان زندہ مثالوں کو دیکھتے تو اُن کے منہ سے بے اختیار نعرہ تکبیر روسی مردہ باد، افغان مجاہدین زندہ باد اور روسی ایجنٹ مردہ باد کے نعرے نکل جاتے اس کے علاوہ وہ المدد یا خدا یا خدا رہبر و رہنما مصطفیٰ مصطفیٰ کے ایمان و یقین سے لبریز نعرے بھی لگا رہے تھے مظاہرین نے آخر میں گورباچوف کا پتلا نذر آتش کیا اور یوں یہ مظاہرے شام چار بجے اختتام پذیر ہوا۔

مظاہرین پر لوگوں نے جگہ جگہ پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں اور زخمیوں کو گلدستے پیش کئے گئے اور پھولوں کے ہار پہنائے گئے زخمیوں کو دیکھ کر بہت سے لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

پشاور کی طرح اسلام آباد، لاہور، کراچی اور ملک کے دوسرے حصوں میں بھی اسی نوعیت کے مظاہرے اور جلسے ہوئے رابطہ عالم اسلامی نے بھی اس موقعہ پر افغان عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر اجتماعات کا انعقاد کیا اور دنیا کے تقریباً ایک سو ممالک میں افغان عوام کی حمایت میں مظاہرے ہوئے اور گورباچوف کے پتلے جلائے گئے۔ یورپ میں سوشلسٹ پارٹیوں نے بھی ایسے اجتماعات میں شرکت کی

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاد افغانستان کو دنیا کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کی حمایت حاصل ہو رہی ہے اور مجاہدین کے سیاسی جماعتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۷ء کو پاکستان اور دنیا کے دوسرے خطوں میں افغانوں کے حق ہونے والے مظاہرے روسی سے اقوام عالم کی بیزاری اور افغانوں کے برحق ہونے کا بڑا ثبوت ہے۔

لویہ جرگہ یا کابل کی کٹھ پتلی حکومت کا چال

تحریر ——— سلام شاہد

دوسری جنگ عظیم نے روس کے ہوس ملک گیری کی پالیسی میں نئی روح پھونک دی اس جنگ کے بعد روس نے فوجی تیاریوں کی طرف بھرپور توجہ دی اور وہ ایک نمایاں فوجی قوت کی حیثیت سے دنیا میں نمایاں ہونے لگا۔

روس کی کمیونسٹ حکومت نے وسط ایشیا کے اسلامی ریاستوں پر قبضہ کرنے کے بعد مشرقی یورپ کے کئی ممالک کو مختلف اوقات میں قومی مصالحت کی بیڑیاں پہنائیں اور بعد میں روسیوں نے ان ممالک میں اپنے مخالفین کو نہایت بے رحمی کے ساتھ موت کے منہ میں دھکیل دیا اس کے ساتھ ساتھ روسیوں نے ان ممالک کے مظلوم عوام کے تمام دکھوں کا مداوا اکمیہ نرم کو قرار دیا روس رہنما ایک طویل مدت سے ہوس ملک گیری میں مبتلا ہیں اور وہ مسلسل اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل کیلئے سیاسی کھیل کھیل رہے ہیں۔

روس کے اس توسیع پسندانہ پالیسی کے نتیجے میں ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو افغانستان میں فوجی مداخلت کی گئی اور روس کی لامحدود ہوائی اور زمینی فوجی قوت افغانستان میں داخل کی گئی روس کے اس جارحانہ اقدام کے نتیجے میں نہ صرف افغانستان کی غیر جانبدار، آزاد اور تاریخی حیثیت متاثر ہوئی بلکہ آٹھ سال کے عرصے میں روس کے وحشت گرد فوج کے ہاتھوں پندرہ لاکھ بے گناہ مسلمان جام شہادت نوش کر گئے پچاس لاکھ افراد اپنے آبائی وطن سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیئے گئے جو آج دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور کسمپرسی کی زندگی گذار رہے ہیں لاکھوں کی تعداد میں کم سن بچے اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے محروم کر دیئے گئے اور اسی طرح لاکھوں افغان روسیوں کی وحشت کے نتیجے میں معذور ہو گئے اس کے علاوہ ہزاروں افغان کابل حکومت کی کال کوٹھڑیوں میں اپنے زندگی کے دن گن رہے ہیں آج روسیوں کی بربریت اور وحشت ناکیوں کی وجہ سے ہنستا بستا افغانستان کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا ہے۔

روسی اپنے تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ افغانستان کے عوام کے جذبہ حریت کو سرد کرنے کے لئے کوشاں ہیں لیکن اس کے برعکس افغان عوام اپنی شاندار تاریخی روایات کو دہراتے ہوئے ظالم روسیوں کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہیں۔ آج افغانستان کا چپہ چپہ جارح فوج کے خلاف ناقابل تسخیر مورچے میں تبدیل ہو گیا ہے۔ غیور و جسور افغان مجاہدین کے مقابلے کی تاب نہ لاتے ہوئے آج روسی فوجیں اپنے لئے جائے پناہ کی تلاش میں ہیں اور انہوں نے مجاہدین کے خوف سے اپنے اردگرد بارودی سرنگیں بچھا کر اپنے آپ کو محصور کر رکھا ہے۔ جب روس اور کابل کی کٹھ پتلی حکومت نے اپنے آپ کو مجاہدین کے مقابلے میں بے دست و پا دیکھا اور انہیں تمام تر مادی اور فوجی وسائل کی موجودگی میں اپنی شکست واضح نظر آئی تو انہوں نے اپنے ساک کو بچانے کی خاطر جنگ بندی اور قومی مصالحت جیسے سیاسی چال کے زمانے کی کوشش کی وہ ان چالوں کے ذریعے افغان عوام کو بے وقوف بنا کر اپنے آپ کو شکست سے بچانا چاہتے تھے چنانچہ کابل کے کٹھ پتلی حکومت نے افغان مجاہدین کے مختلف تنظیموں کے رہنماؤں کو جنگ بندی اور قومی مصالحت کی تجاویز پیش کیں اور اُن کو دعوت دی کہ وہ افغانستان کے اندر ایک عبوری حکومت قائم کریں لیکن ان رہنماؤں نے عبوری حکومت کی تجویز کو ایک چال اور سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ پیشکش درحقیقت روس اور کابل کے کٹھ پتلی حکومت کی ایک ایسی سازش ہے جسکے آڑ میں افغانستان کے عوام پر پشت کی جانب سے حملہ کرنا چاہتے ہیں اور ہم کسی طرح بھی ان عناصر کے ساتھ مخلوط اور عبوری حکومت میں حصہ

بے سروسامانی کا ایک نمونہ

لینے کیلئے تیار نہیں ہیں جو روس کے کمیونسٹ حکومت کے زیر سایہ افغانوں کے خون کی ہولی کھیل رہی ہو اور تمام انسانی حقوق کو پامال کر رہی ہو جب اس بے حس پیشکش کو افغان مجاہدین اتفاق رائے سے مسترد کر دیا تو اب اُس نے ایک نیا داؤ آزمانے کا پروگرام بنایا ہے تاکہ اس طریقے سے قومی مصالحت کے مقاصد کو حاصل کیا جا سکے اور سیاسی میدان میں افغان مجاہدین اور مہاجرین کو شکست دی جا سکے اس غرض سے کابل کے کٹھ پتلی حکومت کے سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ ایک منصوبے کے تحت افغانوں میں لویہ جرگہ کے بلانے کا اعلان کیا اور ایک دفعہ پھر افغان عوام کو اس جرگہ میں شرکت کرنے کی دعوت دی۔ افغان معاشرے میں لویہ جرگہ کی اہمیت مسلم ہے افغانستان کی تاریخ میں لویہ جرگہ نے مختلف اوقات میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے جب بھی افغان ملت پہ کوئی سخت وقت آیا ہے تو لویہ جرگہ ہی نے قوم کو اس مشکل سے نکالا ہے اور اپنی ذمہ داری نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی ہے گذشتہ ادوار لویہ جرگہ میں وہی لوگ شامل ہوا کرتے تھے جنکو افغان عوام کا اعتماد حاصل ہوتا اور وہ ملت

کے حقیقی نمائندے ہوتے لیکن وہی لوگ لویہ جرگہ بلانے کا اعلان کر رہے ہیں روس کے کمیونسٹ حکومت کی ایما پر افغانوں کا قتل عام کر رہے ہیں، انسانی حقوق کو پامال کر رہے ہیں اور اس کے باوجود قومی مصالحت اور لویہ جرگے کی راگ الاپ رہے ہیں یہ عناصر نہ تو افغان عوام کے حقیقی نمائندے ہیں اور نہ ہی وہ افغانوں کے مصائب ختم کرنے میں مخلص ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ روسی ایجنٹ ہیں اور انہی کے کرتوت کی وجہ سے آج افغان عوام آگ اور خون کے سمندر میں غلطاں ہیں۔ اسی گروہ نے لاکھوں بے گناہ افغانوں کے خون سے ہاتھ رنگے اور ان کو شہید کیا اور اسی گروہ نے گذشتہ آٹھ سال افغان عوام پر قافیہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔

اگر قارئین حقیقت حال کو ٹھنڈے دل سے جائزہ لیں تو وہ اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے کہ ایسے انسان دشمن کٹھ پتلیوں کے ساتھ مصالحت کرنا یا ان کے ساتھ قومی اور مخلوط حکومت میں شریک ہونا ان لاکھوں شہیدوں کے خون کے ساتھ غداری کرنا ہے جو اس طاغوتی گروہ کے خلاف لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور ان بیواؤں، بچوں اور یتیموں کی قربانیوں پر پانی پھیرنے کے مترادف ہے جن کے آنکھوں کے تارے اور سروں کے سہارے سرخ عفریت چھین چکی ہے

دنیا کے تمام اقوام اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ روس کی توسیع پسندانہ عزائم مسئلہ افغانستان کے حقیقی عوامل ہیں وہ اس سلسلے میں نہ تو اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی کے قراردادوں کا احترام کرتا ہے اور نہ ہی اسلامی ممالک کی کانفرنس اور غیر جانبدار تحریک کے خواہشات کو خاطر میں لاتا ہے بلکہ اس کے برعکس وہ اس مسئلے کو مزید پیچیدہ بنانے کیلئے وقتاً فوقتاً نئی رکاوٹیں کھڑا کرتا رہتا ہے وہ اس طریقے سے اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کرنا چاہتا ہے اور اپنی شکست کو چھپانا چاہتا ہے لیکن افغان مجاہدین اور مہاجرین روس اور کابل کے کٹھ پتلی حکومت کے دوغلا پن سے بخوبی واقف ہیں اس لئے انہوں نے علی الاعلان قومی مصالحت اور لویہ جرگہ کو ایک سیاسی چال قرار دیا اور کہا کہ اس قسم کی چالیں افغان مجاہدین کو اپنی منزل کی جانب بڑھنے سے نہیں روک سکتیں اور نہ ہی یہ منصوبے مسئلہ افغانستان کو حل کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں جب تک افغانستان سے روس کی تمام فوجیں، غیر مشروط طور پر نکل نہ جائیں اور وہاں افغان عوام کی خواہش کے مطابق ایک ملی اور اسلامی حکومت قائم نہ ہو جائے اس وقت تک افغانستان کے مسئلے کو سیاسی طور پر حل کرنے کے لئے ایسا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

کونڑ کی وادیوں میں خونریز لڑائی

تحریر ——— نوریالی حامی

کنڑ کا شمار افغانستان کے ان پہاڑی علاقوں میں ہوتا ہے جنکے پہاڑوں کو سرسبز و شاداب جنگلوں نے ڈھانپ رکھا ہے بلند و بالا پہاڑوں اور زرخیز وادیوں نے اس علاقے کے حسن کو چار چاند لگائے ہیں یہی وجہ ہے کہ افغانستان میں روسی مداخلت سے پہلے دنیا کے گوشے گوشے سے سیاح اس علاقے کے قدرتی حسن کا نظارہ کرنے کے لئے آتے تھے

صوبہ کنڑ میں افغانستان کی مختلف اقوام آباد ہیں جن میں پشتون گوجر اور نورستانی قابل ذکر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان تمام اقوام کے عزائم پہاڑ جتنے بلند ہیں۔ ان کے دل بھی انہی پہاڑوں جیسے سخت ہیں اور ان کے حوصلے بھی ناقابل شکست اور ان پہاڑوں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں جب ان کی اسلامی غیرت اور افغانی جمعیت جاگ اٹھتی ہے تو دریائے کنڑ کے باغی اور سرکش موجوں کی طرح بیقرار ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ صفات ہے جسکی وجہ سے اس علاقے کے لوگوں نے تاریخ میں لافانی مقام حاصل کیا ہے سکندر اعظم سے لیکر چنگیز خان تک اور چنگیز خان سے لیکر فرنگیوں تک کسی بھی جارح کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ ان بلند و بالا کہساروں اور ان میں رہنے والے شہروں کو تابع فرمان بنائے۔

جب ثور کا شرمناک انقلاب روس کی رسوائی زمانہ تنظیم کے

جی بی کے ذریعے برپا کر دیا گیا اور روس کے کمیونسٹ کٹھ پتلی قلق، پرچمی افغانستان کے مسندِ اقتدار پر قابض ہو گئے تو کنڑ وہ پہلا صوبہ تھا جہاں کے مکینوں نے روسی ایجنٹوں کیخلاف علم جہاد بلند کیا اور دین و وطن کے دشمنوں کیخلاف مسلح جدوجہد شروع کی۔

اُس دن سے لیکر آج تک وہ مسلسل نہایت پامردی اور ثابت قدمی کے ساتھ لڑ رہے ہیں اپنے مقدس دین اسلام اور پیارے وطن افغانستان پر دیوانہ وار قربان ہو رہے ہیں اس سلسلے میں وہ قربانیوں کی ایک لازوال تاریخ مرتب کر رہے ہیں لیکن کسی طرح بھی روسی ملحدوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے پر تیار نہیں ہوتے ہیں اس مختصر تحریر میں روس کی جارح فوجوں اور ان کے ملحد ایجنٹوں کے

ملی اسلامی محاذ کے چیف کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل
عبدالرحیم وردک وادی کنڑ میں

خلاف کنڑ کے سرفروش مجاہدوں کے اُن روح پرور اور ایمان افروز معرکوں کے متعلق معلومات پیش کرنا چاہتا ہوں جنکا مشاہدہ یا تو میں نے خود کیا ہے یا جن کے متعلق میں نے مستند اور باوثوق ذرائع سے معلومات جمع کی ہیں خدا کرے کہ یہ قارئین کیلئے سودمند ثابت ہوں۔

پشتو کا ایک ضرب المثل ہے کہ اگرچہ جنگ کی باتیں بڑی میٹھی ہوتی ہیں لیکن اسکے اوقات بڑے تلخ ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود افغانستان کے بہادر اور شجاع مجاہدین میدان جنگ میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرتے ہیں اور جنگ کے تلخ اوقات بھی نہایت خوشی سے گزارتے ہیں میں نے بھی چاہا کہ کٹھن گھڑیوں میں کچھ وقت اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ گزاروں۔ آخر میری یہ مراد بر آئی اور سال دواں ۱۳۶۶ھ ش کے عقرب کے ۱۵ تاریخ کو کئی کٹھن مراحل سے گزرنے کے بعد صوبہ کنڑ کے ضروری تحصیل کے ایک جہاد مرکز پہنچا کنڑ سے لیکر جہاد مرکز تک کے راستے کے ہر میٹر کے فاصلے پر دشمن کے توپوں کا ایک کلو ایک گولہ آکر گرا تھا۔ روسی طیاروں کی بمباری کی تو بات ہی دوسری ہے جو مختلف قسم کا تباہ کن مواد گراتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی تو راستوں میں کثیر تعداد میں ضد انسانی بم پھیلا دیتے ہیں اور لوگوں کیلئے حرکت کرنا محال ہو جاتا ہے۔

جس وقت میں جہاد مرکز پہنچا اُس وقت ہمارے مجاہد بھائی ہمارے دین و وطن کے دشمنوں کیساتھ دو دو ہاتھ کرنے کیلئے تیاری کر رہے ہیں سامان جنگ کو خچروں اور گدھوں پر لادا جا رہا تھا۔ جہاں جہاں ان جانوروں کی رسائی ممکن نہیں تھی وہاں مجاہدین خود اسلحہ گولہ بارود اور دوسری غذائی مواد پہنچا رہے تھے۔ سامان کو لانے لیجانے میں اگرچہ مجاہدین کو کافی مشکلات کا سامنا تھا لیکن جو ان کے نظر جدید اسلحے اور دوسرے سامان پر پڑتی تو ان کی ساری تھکاوٹ کافور ہو جاتی اور اُن کے چہروں خوشی اور اطمینان کے آثار نمودار ہو جاتے مجاہدین بہت زیادہ مصروف تھے، کچھ اسلحہ لادنے میں مصروف تھے۔ کچھ مورچوں اور دموموں کے کھودنے میں مصروف تھے کچھ اسلحہ کو ایک جگہ جمع کر رہے تھے کچھ مورچوں اور اسلحے پر پہرہ دے رہے تھے اور اسی طرح کچھ مجاہدین کیلئے طعام و قیام کا بندوبست کرنے میں مصروف تھے یہ تمام کام وہ اپنی مرضی سے رضاکارانہ طور پر انجام دے رہے تھے۔ وہ خلقیوں اور پرچموں کی طرح بیگار کو رضاکارانہ کام کا نام نہیں دے رہے تھے اور نہ ہی لوگوں سے جبر و تشدد کے ذریعے کام لیا جاتا تھا۔ اگرچہ محاذ پر لڑنے والے مجاہدین ایک دوسرے کیساتھ نہایت محبت کرتے ہیں لیکن وہ ایک دوسرے کے ساتھ رشک بھی کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش میں ہوتے ہیں حملہ کرتے وقت افغانستان کے ملی اسلامی محاذ کے فوجی کمانڈروں

نے نہایت جانثاری کا مظاہرہ کیا وہ ایک پہاڑ پر چڑھتے اور دوسرے پر نیچے اترتے۔ وہ ہر مرحلے پر مجاہدین کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے تھے توپخانے کی بھاری ذمہ داری بھی وہی بنھا رہے تھے

کنڑ کے جہاد کے مراکز میں چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں کہ دشمن نے بھی مکمل تیاری کر رکھی ہے جب سورج غروب ہو جاتا اور تاریکی پھیل جاتی تو ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو جاتے اور ساری رات محو پرواز ہوتے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان ہیلی کاپٹروں کے ذریعے پہاڑوں کے بالائی حصہ میں قائم چوکیوں کو کمک پہنچائی جا رہی تھی اور اس طرح وہ تیاریوں میں مصروف تھے۔

آمدہ اطلاعات

سال رواں کے ۲۰ عقرب کو میں صوبہ کونڑ کے درہ مروری کے جہاد کے ایک مرکز میں تھا صبح دس بجے کے بعد میں نے اپنے دو ساتھیوں اور ایک مجاہد کے ہمراہ دوسرے جہادی مرکزوں کا بھی دورہ کیا اس دوران ہم نے مجاہدین کے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ تمام مراکز میں اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی تھیں کہ صوبہ کونڑ کے مرکز سعید آباد سرکانو کے اولسوری اور نرنگ کے علاقہ داری سے خلقیوں اور پرچمیوں کے خاندان جلال آباد نقل مکانی کر چکے ہیں۔ یہ بھی سننے میں آ رہا تھا کہ کچھ مسلمان سپاہیوں نے بھی اپنی پوزیشنیں چھوڑی ہیں اور اپنے اپنے گھروں کو جا چکے ہیں۔

یہ افواہ بھی گشت کر رہی تھی کہ مروری کی سرحدی علاقہ داری خالی کر دی گئی ہے اور اس میں صرف ایک بٹالین باقی ہے۔ اسعید آباد سے آمدہ بعض دوسری اطلاعات سے یوں معلوم ہو رہا تھا کہ دشمن نے غذائی اجناس اور فوجی ساز و سامان کے ڈپو دوسرے مقامات سے اسعد آباد منتقل کی ہیں۔ مجاہدین کی خواہش تھی کہ پہلی ضرب دشمن کے چھاپہ مار دستوں پر لگے خوش قسمتی سے یہ اطلاع بھی موصول ہوئی کہ یہ چھاپہ مار دستے اسعد آباد میں جمع ہیں اسی دن اور دوسرے دن ۲۱ عقرب کو اسمار سے بھی اطلاعات موصول ہوئیں کہ وہاں مولوی محمد یونس خالص کی قیادت میں حزب اسلامی کے مجاہدین اسمار کی اولسوری میں نہایت بے جگری سے لڑے۔ انہوں نے دشمن کا ایک جٹ طیارہ مار گرایا لیکن دشمن کی چوکیوں پر حملہ کرنے کے دوران متعدد مجاہد شہید و زخمی ہو گئے مجاہدین اُن کی فتح پر سرور اور نقصانات پر دل گرفتہ دکھائی دے رہے تھے اُن کا کہنا تھا کہ جنگ میں نقصانات ضرور ہوتی ہیں۔

دشمن کی طرف سے دباؤ ڈالنے کیلئے حربے

۱۳۶۶ کے ۱۰ عقرب کو ہم مروری کے علاقہ داری پہنچے۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے دن کے ایک بجہ روس کے ایک جٹ طیارے نے مجاہدین کے مراکز پر پرواز کی تھی لیکن مجاہدین نے اُن پر ایسی زبردست فائرنگ کی کہ اسے اپنی عافیت بھاگنے ہی میں نظر آئی۔ نماز عصر کے بعد ساڑھے چار بجے دشمن کے توپخانے نے مجاہدین کے مورچوں پر گولے برسانے شروع کئے جن میں سے دو گولے ہمارے قریب ہی آ گرے۔

۱۶ عقرب کو صبح ساڑھے سات بجے دشمن کے توپخانے نے پھر گولہ باری شروع کی دشمن کے اس گولہ باری کا ہدف براول کا مالہ تھا۔ دن کے ایک بجے انہوں نے غاضی کنڈوا و مجاہدین کے حمل و نقل کے راستے پر گولہ باری کی لیکن خداوند تعالیٰ کی فضل و کرم سے مجاہدین کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سہ پہر کے سوا چار بجے دشمن کے ایک جٹ طیارے نے مجاہدین کے مراکز پر پرواز کی لیکن مجاہدین کی بھاری مشین گنوں کی فائرنگ نے اُسے بھاگنے پر مجبور کیا اسی طرح ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ عقرب کو دشمن کا توپخانہ ہمارے مورچوں، غاضی کنڈوہ اور مجاہدین کے حمل و نقل کے راستوں پر مسلسل گولہ باری کر رہی تھی۔ ۱۹ عقرب کو روس ربی ایم، ۱۳، خودکار توپ کے ذریعے باجوڑ ایجنسی کے بعض گاؤں پر گولہ باری کی گئی دشمن نے یہ سلسلہ براہ راست جنگ کے دوران بھی جاری رکھا اس مسلسل گولہ باری سے دشمن کا مقصد مجاہدین کے حمل و نقل کے راستوں کو پُر خطر بنانا اور مجاہدین کی جنگی تیاریوں اور منصوبہ بندی کو ناکام بنانا تھا۔ دشمن کا خیال تھا کہ اگر اس گولہ باری کے نتیجے میں کچھ مجاہدین شہید ہو جائیں تو اس سے مجاہدین کے حوصلے پست ہو جائیں گے اور براہ راست جنگ سے مجاہدین پر ایک کاری ضرب لگ جائیگی اسی طرح باجوڑ ایجنسی کے سرحدی علاقوں پر گولہ باری کے ذریعے وہ باجوڑ ایجنسی کے عوام کو مجاہدین اور وہ مقیم مہاجرین کے خلاف بھڑکانا چاہتے تھے اُن کا دوسرا مقصد حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالنا تھا تاکہ وہ افغان مجاہدین کی حمایت سے باز آ جائے۔ وہ اس تکنیک کو پاکستان کے دوسرے

قبائیلی اور سرحدی علاقوں میں بھی آزماتے ہیں لیکن خوش قسمتی سے دشمن کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور مجاہدین کے حوصلے اور منصوبہ بندی میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتی باجوڑ ایجنسی کے مکین بھی ہمارے مسلمان بھائی ہیں وہ اپنے اسلامی غیرت اور پشتون جمعیت کے علی الرغم ایسا قدم کب اٹھا سکتے ہیں جسکے نتیجے میں استعماری فوجوں کی حوصلہ آفزائی اور مجاہدین کی دل شکنی ہو

جوسر پیکار قوتیں

(۱) مجاہدین کی قوت

افغانستان ملی اسلامی محاذ کے مجاہدین نے اسمار اور برہ یکوٹ کے علاوہ کونڑ کا باقی علاقہ دو حصّوں میں تقسیم کیا اور اپنی فوجی قوت کو درج ذیل طریقہ سے جگہ جگہ تعینات کی تھی۔

۱:- دریائے کونڑ کا شمال مغربی محاذ جسکی قیادت جنرل رحمت اللہ صافی کر رہے تھے۔

۲:- دریائے کونڑ کا جنوب مشرقی محاذ جسکی قیادت ملی اسلامی محاذ کے سید محمد گیلانی کر رہے تھے۔

دونوں محاذوں کے اجتماعی کمانڈر ملی اسلامی محاذ افغانستان جنگی کاموں کے نگران اعلےٰ لیفٹیننٹ جنرل عبدالرحیم وردگ تھے

دریائے کونڑ شمالی مغربی محاذ

شیگل میں خیرالرحمان کا ایک دستہ

شینکوٹک میں سید وسر مجروح کا دستہ

وٹہ پور میں عبدالقدیر کا دستہ

پیچ درہ اور وٹہ پور میں کمانڈر عبدالجبار خان اور کمانڈر مطیع الرحمٰن کے مجاہدین اور ڈاکٹر یوسف نورستانی کے دیگل کا دستہ

پیچ درہ سے باٹر تنگی کو تین سو مجاہد سید احمد خان کی قیادت میں گئے تھے۔

ڈیلوہ گل میں میر اعظم، محمد طاہر وطنیار، مفاد خان اور حاجی جلال کے گروپ برسرپیکار تھے۔

باڈیل میں رحمت خان اور مزار میں محمد انشاء سید احمد خان کی قیادت میں لڑ رہے تھے۔

(۲) دریائے کونڑ کا جنوب مشرقی محاذ

بچہ میں سید ولید مجروح کے مجاہدین

مروزہ میں سید ولید مجروح کا دستہ

حاجی بختیار کا دستہ

عبدالقدیر کے گروہ

اسمار کی حمایت یافتہ قوتیں

ملک اژدر کا محاذ

خانزادگل کا محاذ

فوجی ماہرین کا گروپ جس کے قائد کرنل شاہ ولی تھے

خواپاس میں

حاجی محمد کریم کا محاذ

جنوب مشرق محاذ کے کمانڈر سید محمد گیلانی اپنے ساتھیوں سمیت محاذِ جنگ کی جانب جارہے ہیں

منجاور کا محاذ

محمد ظاہر شاہ کا گروپ

باڈیل، ڈیلوہ گل، مزار اور پیچ میں سید احمد خان، جبار خان اور مطیع اللہ خان کے بعض گروپ؛ یہ تمام اس علاقے کی قوتیں ہیں۔

نورستان کے حدیش اور لسوالی میں انور امین کے دو جھجے

اسمار کی رولسوالی میں محمد ہاشم کا جبھہ

اسمار کی اولسوالی میں وزیر محمد کا جبھہ

دوہ نور میں علم شاہ کا گروپ یہ تمام حمایت یافتہ قوتیں ہیں ۔ فوجی مشیروں کا گروپ جسکی قیادت کرنل غلام محمد خان کر رہے تھے نور یاس میں جنگ کے وقت جنگی حکمت عملی وضع کرنے کے ذمہ دار کرنل محمد اسحاق بھی موجود تھے ۔

اولسوالی کونٹر میں

مولوی عبدالشکور کا محاذ

گلی سید باچا، محمد نعیم اور محمد حسن کے گروپ

فوجی ماہرین کا گروپ جسکی قیادت لیفٹیننٹ کرنل محمد حسین کر رہے تھے

میدان جنگ میں استعمال ہونے والے اسلحہ کی نوعیت

الف) کونٹر کی جنگ میں مجاہدین درج ذیل اسلحہ کو استعمال کر رہے تھے

انٹی ایر کرافٹ میزائل

۱۰۷ ملی میٹر توپ

۷۰ ملی میٹر توپ

۸۲ ملی میٹر بی پس لکہ توپ

۸۲ ملی میٹر بھاری توپ

انٹی ٹینک راکٹ یا R-RG7

انٹی ٹینک چھوٹے ماراکٹ یا R، P-G-۲

۱۴/۵ ملی میٹر انٹی ائر بھاری مشین گن

۱۲/۷ ملی میٹر انٹی ائر بھاری مشین گن

چھوٹی مشین گن

اس کے علاوہ دوسرے چھوٹے بڑے ہتھیار مثلاً خودکار اور عام بندوقیں ٹینک شکن بارودی سرنگ اور دوسرا دہماکہ خیز مواد

(ب) دشمن کی طرف سے درج ذیل اسلحہ استعمال ہو رہا تھا

(۱) فضائی قوت

ایس ۔ یو ۔ ۲۲ بمبار طیارے

ایس یو ۔ ۲۵ بمبار طیارے

مگ ۲۳ جٹ طیارے

مگ ۲۱ جٹ طیارے

ایم ۔ آئی ۔ ۲۵ گن شپ ہیلی کاپٹر

ایم ۔ آئی ۔ ۲۴ گن شپ ہیلی کاپٹر

ایم ۔ آئی ۔ ۸ ۔ ہیلی کاپٹر

بری قوت

بی ایم ۔ ۲۱ راکٹ

ملک اجدر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ

بی ۔ ایم ۔ ۱۳ راکٹ
۱۲۲ ملی میٹر ریوس
یہ دو طرح کے تھے ایک ایم ۔ ۳۰ اور دوسرے
ڈی ۔ ۳۰)
۷۶ ملی میٹر توپ
۱۲۰ ملی میٹر بھاری توپ توپچی
۱۰۷ ملی میٹر بھاری توپیں
۸۲ ملی میٹر بھاری توپیں
دا سلیک ردسی خود کار توپیں
مختلف قسم کی ہلکی اور بھاری مشین گنیں،
آر پی جی ۔ ۱۸ اور آر پی جی ۔ ۲۲
مختلف قسم کا ہلکے ہتھیار
زیڈ ۔ او ۔ ۲۳ طیارہ شکن توپیں
ٹی ۶۲ (T-6200) ٹینک
ٹی ۔ ۵۵ (T55) ٹینک
ٹی ۔ ۵۴ (T-54) ٹینک
بی ۔ ٹی ۔ (ار ۔ ۴۰ ۔ پی پی (BTR60PB) ٹینک
بی ایم ۔ پی (BM-P) مشین گن
اور انجینیرنگ اور حمل و نقل کے دوسرے وسائل

زمین :۔ صوبہ کنڑ کا علاقہ مجموعی طور پر پہاڑی ہے فلک بوس پہاڑ، عمیق درے گھنے جنگلات اور بعض پہاڑی علاقوں میں بڑے بڑے چٹان مجاہدین کیلئے جنگ کے وقت مناسب اور موزوں پناہ گاہوں کا کام دیتی ہے، لیکن اب چونکہ جیٹوں کی شکل میں جنگ لڑنے کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر جنگ میں بھاری اور تباہ کن اسلحہ استعمال کیا جاتا ہے اور دوسری طرف دشمن کی طیارے بمباری کے دوران بعض اوقات ایسے بم گیراتے ہیں چونکہ پھٹنے کی صورت میں دور دور تک تباہی مچاتے ہیں اور بعض اوقات پہاڑوں اور جنگلوں کے درختوں کو آگ لگ جاتی ہے اس لئے ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ مجاہدین اس علاقے میں خطرے سے محفوظ نہیں رہ سکتے اس لئے وہ اپنے لئے مورچے بنانے پر مجبور ہیں میں نے جنگ شروع ہونے سے پہلے حملے کے تیاری کے وقت بعض فوجی عہدیداران سے مجاہدین اور دشمن کے فوجی طاقت کے بارے میں سوالات کئے تقریباً سب کا نقطہ نظر ایک جیسا تھا اور وہ یہ کہ دشمن کو اسلحہ کی برتری حاصل ہے لیکن ہم بھی معنوی برتری کے ساتھ زمینی برتری رکھتے ہیں مجاہدین کے عزائم اور جغرافیائی صورتحال ہمارے حق میں ہے اور انشاء اللہ ہمیں فتح حاصل ہوگی

حملہ شروع ہونے کے دن میں نے حملے کے عمومی کمانڈر سے استفسار کیا تو انہوں کہا وہ تمام اہم مقامات دشمن کے قبضے میں ہیں جن کے ذریعے حکومتی اداروں اور فوجی تنصیبات کا تحفظ کیا جاسکتا ہے میں نے اُن سے کہا کہ اگر صورتحال یہ ہے تو آپ حملہ کرنے میں کیوں پہل کرتے ہیں تو موصوف نے جواب دیا۔

"ہم مسلمان ہیں اور خداوند تعالےٰ کی حکم پر جہاد کر رہے ہیں دشمن نے ہماری سرزمین پر ڈیرہ ڈالا ہے ہم اپنے وطن کی آزادی کیلئے جنگ جاری رکھنے پر مجبور ہیں اگر دشمن طاقتور ہے اور اُسے فوجی برتری حاصل ہے تو کوئی بات نہیں اس لئے کہ ہمارا رب بڑا عظیم اور طاقتور ہے ہم اُس پر صرف اُس پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اگرچہ اہم مقامات دشمن کے کنٹرول تھے لیکن اس کے باوجود جغرافیائی صورتحال مجاہدین کے حق میں تھی اسکی وجہ یہ ہے کہ بالائی اور نشیبی دونوں مقامات پر واقع دشمن کے مورچے مجاہدین کے زد میں تھے لیکن مجاہدین نے ایسے مقامات مورچے بنائی تھیں جس کا آسانی سے سراغ لگانا دشمن کیلئے ممکن نہ تھا۔

مجاھدوں کا حوصلہ

ہم سب نے کتابوں رسائل و جرائد اور اخباروں میں دنیا کے مختلف علاقوں میں لڑی جانے والی جنگوں کی رپورٹیں دفاعی ماہرین اور فوجی جنرلوں کے نظریات اور صحافیوں کی قلمبند کی ہوئی روداد میں مطالعہ کی ہیں مجھے یقین ہے کہ اس سلسلے میں ہم سب اس ایک نقطے پر متفق ہوں گے کہ جنگ میں اسلحہ اہم کردار ادا کرتا ہے لیکن فیصلہ کن کردار ادا نہیں کرسکتا۔ جنگ میں فیصلہ کن کردار انسان ادا کرتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسلحے کے بنانے اور اس کے استعمال کرنے والا انسان ہی ہوتا ہے

اگر ہم اقوام عالم کے تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہم یہ نتیجہ اخذ کرلیں گے کہ تاریخ میں وہی اقوام سرفراز اور سرخرو ہوئی ہیں جو اپنے عقائد کی وجہ سے نہایت حوصلے اور پامردی سے لڑتے ہیں، دور جانے کی ضرورت نہیں خود اپنے اس جنگ کا جائزہ لے لیں گے جو گذشتہ ۹ سال سے زائد عرصے سے جاری ہے ان نو سالوں میں ہمارے ۱۲ لاکھ افراد شہادت کی منصب پہ فائز ہو چکے ہیں اس نو سالہ جنگ نے ہمارے عوام کو گوناگوں مسائل و الام سے دوچار کیا، لیکن اس کے باوجود مجاہدین نہایت فخر کے ساتھ آگ کی شعلوں میں کھودنے کیلئے ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرتے ہیں اور جنگ کی تلخیوں کو نہایت خوشی کے ساتھ گوارہ کرتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ زندگی عقیدے اور جہاد کا نام ہے اور اس کے بغیر زندگی اپنا حقیقی مفہوم کھو دیتی ہے۔

کونڑ کی جنگ میں بھی مجاہدین کے عزائم نہایت بلند تھے جنگ کے تیسرے دن (۲۴ عقرب) کو میں نے ملی اسلامی محاذ افغانستان زناعی امور کے نگران اور دریائے کونڑ کے جنوب مشرقی محاذ کے کمانڈر سید محمد گیلانی سے ایک انٹرویو کے دوران سوال کیا کہ آپ کے خیال میں مجاہدین کے حوصلے کی کیا کیفیت ہے؟ جس کا جواب انہوں نے یوں دیا، ان کے عزائم اور حوصلے نہایت بلند ہیں موجودہ جہاد کی تاریخ میں یہ ان ابتدائی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ہمارے ملک میں روس کے ملحد کٹھ پتلیوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہے افغانستان کے ملی اسلامی محاذ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس علاقے میں سب سے پہلے جہاد کا علم لہرانے والے مجاہدین ہمارے ساتھ شامل ہیں جن میں سید احمد خان صافی عبدالجبار خان صافی اور محمد انور امین نورستانی قابل ذکر ہیں۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ کونڑ کے مجاہدین کے حوصلے نہایت بلند ہیں وہ جنگ کے سخت ترین لمحات میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہے تھے جنگ کے دوسرے دن (۲۳ عقرب) ہم مورچے میں بیٹھے تھے دن کے دس بجے تھے جنگ زوروں پر تھی توپوں اور راکٹوں کی دل ہونے والی فائرنگ سے پہاڑ ہل رہے تھے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ دشمن سخت پریشان ہے اس دوران ایک مجاہد نے کہا کہ آج تو کوئی طیارہ بھی نہیں آرہا۔ دوسرے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ ابھی ریڈیو کابل نے اعلان کیا کہ کابل کی فضا خراب ہے جس سے سب ہنس پڑے اس وقت ایک دوسرے مجاہد مورچے میں بیٹھے ہوئے افراد میں خشک میوں بانٹ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہ شرینی اسعد آباد کے شہر پر قبضہ کی خوشی میں بانٹی جارہی ہے عین اسی وقت مروری جبھے کا درمیانی دستہ اور براول کے جبھے کا دائیں دستہ اسعد آباد کے شہر میں اپنے اہداف پر راکٹ برسا رہے تھے اور شہر میں جگہ جگہ آگ کے شعلے اور دھواں دکھائی دے رہا تھا میں نے اس مختصر سے وقت میں مروری علاقہ دررئی اور نوریاس کے بعض مورچوں اور مرکزوں کا چکر لگایا اور ہر کہیں مجاہدین کو مطمئن اور حوصلہ مند پایا۔

مجاہدین کی ضیافت

۲۵ عقرب کو دن کے ڈیڑھ بجے ہم صوبہ کونڑ کے نوریاس درے پہنچے نوریاس درے کے قریب ایک خیمہ دکھائی دے رہا تھا جس میں ایک ڈاکٹر نے اپنا شفاخانہ کھول رکھا تھا۔ ڈاکٹر محمد جمیل صوبہ کنڑ کے سرکانو اولسوالی کے موضع دوشہ یمی کا رہنے والا تھا جب ہم نے ان سے زخمیوں کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے کہا کہ ابھی تک تین مجاہد زخمی ہوگئے ہیں ایک معمولی زخمی تھا جو کہ یہاں موجود ہے جبکہ دو دوسرے زخمیوں کو پشاور بھیجا گیا۔ اس وقت کچھ مجاہد آئے اور ڈاکٹر سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کے پاس خشک روٹی نہیں ہے ہمیں تو سخت بھوک لگی ہے جواب میں ڈاکٹر نے کہا کہ کیوں نہیں ہے انہوں نے خیمے کے ایک کونے سے دس روٹیاں اٹھائیں اور مجاہدوں کو دیدیں۔ میں نے ہنس کر کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ صرف ڈاکٹر ہی نہیں بلکہ غذائی اشیاء بہم پہنچانے کے ذمہ دار بھی ہیں انہوں نے کہا کہ جنگ کی حالت میں انسان کو سب کام کرنے پڑتے ہیں خیمے کے ایک کونے میں ایک چادر پر روٹیوں کا انبار لگا ہوا تھا جس پر ایک دوسری چادر بچھا دی گئی تھی۔ ان روٹیوں کے متعلق ڈاکٹر نے کہا کہ گذشتہ کئی روز سے بغیر ہماری فرمائش کے باجوڑ میں مقیم مہاجرین روٹیاں پکا رہے تھے اور یہاں مجاہدین کیلئے بھیج رہے تھے اس ایثار اور خلوص سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام میں مجاہدین کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہے اسی طرح ایک دن پہلے (۲۴ عقرب) جب ہم مرور

سے روانہ ہوئے تو دن کے گیارہ بجے یہ خبر آئی کہ درہ مروری کے دائیں دستے کے دو مجاہد شہید ہو گئے ہیں تو چند مجاہدوں نے اپنی بندوقیں رکھیں اور وہاں دوڑ کر چلے گئے اسی وقت روس کے ایس یو ۲۲ بمبار طیارے آئے اور علاقے پر زبردست بمباری کی دشمن کے توپخانے نے بھی اس علاقے پر زبردست گولے برسائے ہمارے ساتھ خدشہ تھا کہ شہیدوں کی میت لاتے وقت اور مجاہد زخمی یا شہید نہ ہوئے ہوں کچھ لمحے بعد میتیں لائی گئیں۔ دو افراد جام شہادت نوش کر گئے تھے دونوں نوجوان تھے سب کے دلوں میں درد کی ایک ھوک سی اٹھی اور بعض کے آنکھیں آشکبار ہو گئیں، لیکن اُن کے خویش و اقارب اور مورچے کے ساتھیوں کے حوصلے بلند تھے انہوں نے شہداء کے جنازے اُٹھائے اور باجوڑ کی طرف روانہ ہو گئے اسی وقت نیشنی علاقوں کے مورچوں سے ایک مجاہد آیا۔ باتوں باتوں میں انہوں کہا کہ مروری علاقہ داری کے کچھ گھرانے ہمارے مجاہدین کے مورچے کے قریب وہ رہے تھے ان گھرانوں کے افراد ہمارے مجاہدین کے ساتھ کچھ آٹے گئے ہوئے تھے جب ان دو شہیدا کی خون آلود لاشیں ان گھرانوں کی خواتین نے دیکھی تو وہ مشتعل ہو گئیں انہوں نے کلہاڑیاں اٹھائیں اور مجاہدین کے شانہ بشانہ لڑنے کیلئے روانہ ہو گئیں اس پر کسی نے پوچھا کہ وہ کن مجاہدین کی طرف چلی گئیں تو اس نے جواب دیا کہ وہ تاج محمد کے گروپوں کی طرف چل پڑیں۔ تاکہ اُن کے ساتھ ملکر روسیوں کے چوکیوں پر حملہ کر سکیں میں نے اُن کی طرف جانا چاہا لیکن چونکہ راستہ بڑا پر خطر تھا اور ہم پر دگرام کے مطابق فوراً جا رہے تھے اس لئے وہ نہ جا سکے قارئین کو اس معمولی سے واقعہ سے ان بات کا اندازہ ہو چکا ہو گا کہ ہمارے مجاہدین کو افغان عوام کی کتنی بھرپور حمایت حاصل ہے اسلام کے مقدس دین اور افغان معاشرہ کے مثبت اقدار نے ہمارے عوام کو جانثاری اور خدا کاری کا کتنا بڑا جذبہ دیا ہے مرد تو کیا افغان خواتین بھی اپنے شہیدوں کے خون کا انتقام لیتی ہیں۔

۲۶ عقرب کو باجوڑ ایجنسی کے عنایت کلی میں رات کو ہمارا قیام تھا جب میں فاز نجر کے ادا کرنے کیلئے بازار کے جامع مسجد گیا تو فاز کے بعد امام مسجد دعا کے وقت غازیوں کو پکار کر کہا کہ افغانستان کے مسلمان مجاہدین کیلئے بھی دعا کریں آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ گذشتہ کئی روز سے کفر بمبر بمبی کس صورت حال سے گزر رہے ہیں کفر کے ٹولوں کے گولے تو ہمارے گاؤں میں بھی پڑ رہے ہیں،

مولانا نے اونچی آواز سے دعا کی اور سب نے بیک آواز ہو کر آمین کہا دعا کے بعد باجوڑ کے انصار کے ایک ادھیڑ عمر کا آدمی اٹھا اور کہا اسیرے مسلمان بھائیو! آج ہمارے پڑوس میں افغانستان کے مہاجرین شدید مصائب کے شکار ہیں اس سلسلے میں ہر کسی کو مقدور بھر ان لوگوں کی مدد کرنی چاہئے یہ جہاد ہم اور آپ سب پر فرض ہے یہ ہمارا فرض کہ جان و مال سے افغان عوام کی مدد کریں،

اسمار اور دوسرے علاقوں سے جو کمانڈر یہاں لڑنے کیلئے آئے تھے اُن میں ایک ملک اژدر خان بھی تھے موصوف کا تعلق شوانی قبیلے سے اور اسمار کے اولسوالی کا رہنے والا ہے ملک اژدر خان نے ایک ملاقات میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا "میں اس سال حج کیلئے گیا تھا کابل سے کچھ ایسے لوگ بھی وہاں آئے تھے جن کے ساتھ میری جان پہچان تھی میرے ساتھ ملاقات کے وقت اُن پر وقت طاری تھی اور کہہ رہے تھے کہ آج ہم مجبوری کی وجہ سے وہاں رہ رہے ہیں ورنہ ہر کوئی روسیوں کا مخالف ہے وہ مجاہدین کے کامیابی کی دعائیں مانگ رہا تھا۔ ان لوگوں میں کابل حکومت کے اہلکار بھی تھے

مجاھدین کے مشکلات

جب میں نے کنڑ کے مجاہدین کو میدان جنگ میں کئی مشکلات سے دوچار دیکھا تو میں ملک کے دوسرے علاقوں میں برسر پیکار مجاہدین کے متعلق سوچنے لگا جہاں یہ مشکلات دوچند ہونی چاہئے میں نے جب ایک نامہ نگار کی حیثیت سے مجاہدین کو درپیش مسائل کا جائزہ لیا تو میرے خیال میں وہ درج ذیل مشکلات سے دوچار تھے امید ہے کہ جہاد میں مصروف تنظیمیں اپنی پہلی فرصت میں ان مشکلات کو رفع کرنے کیلئے متوجہ ہوں گی۔

۱:- مجاہدین کے سب سے بڑا مسئلہ مناسب خوراک اور لباس کا ہے چونکہ وہ نہایت ناگفتہ بہ حالات میں شب و روز گزار رہے ہیں اس لئے اُن کو مناسب خوراک اور لباس کی اشد ضرورت ہے اگرچہ کنڑ کی جنگ میں خوراک کو

کافی حد تک حل کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن ان مشکلات کو معمول کے حالات میں بھی مدنظر رکھنا چاہیئے تقریباً تمام مجاہدین کو لباس کے معاملے میں شکایت تھی اور اکثر مورچوں میں رات گزارنے کیلئے مناسب اسباب جیسا نہیں تھے۔

۲:۔ مجاہدین کا دوسرا سب سے بڑا مسئلہ اسلحہ کی کمیابی ہے میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ وہ نہایت بے جگری اور بہادری سے لڑ رہے تھے لیکن اسلحہ کی کمیابی کی وجہ سے وہ جنگ کو طول نہ دے سکے اگر ان کے پاس جنگی اسلحہ اور بالخصوص بھاری ہتھیاروں میں استعمال ہونے والا گولہ بارود ہوتا اور وہ دو تین دن تک مزید جنگ کو طول دیتے تو اپنے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں سو فیصد کامیابی سے ہمکنار ہوتے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجاہدین نے پہلے اور دوسرے روز دشمن پر ایسی کاری ضربیں لگائیں جن کو اگر جاری رکھا جاتا تو دشمن کیلئے ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی اور چارہ کار نہ ہوتا۔

۳:۔ مجاہدین کے پاس ایسے آلات ہونے چاہیئے جن کے ذریعے حملے کیلئے تیاری کی صورت میں بارودی سرنگوں کا سراغ لگا سکیں اور ان کو غیر موثر بنا سکیں اسکی وجہ یہ ہے کہ جب مجاہدین روس کے فوجی چوکیوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ تو وہ اکثر بارودی سرنگوں کے پھٹنے کی وجہ شہید ہو جاتے ہیں۔ بارودی سرنگوں کو نکالنے کے لئے موثر آلات نہ رکھنا مجاہدین کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔

۴:۔ بعض اوقات جنگ میں معمولی وسائل کی عدم موجودگی مجاہدین کیلئے بہت سی مشکلات پیدا کر دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر اس جنگ میں مجاہدین نے اپنے شہداء نہایت مشکل سے میدان جنگ سے دوسری جگہوں کو منتقل کیا اگر جنگ کے آغاز سے پہلے اس سلسلے میں مناسب وسائل کا اہتمام کیا جاتا تو یہ مشکل پیش نہ آتی وہ شہداء کو آسانی کے ساتھ منتقل کر دیا جاتا

حاصل بحث:۔ ہمارے اس مختصر بحث کا حاصل یہ ہے کہ

افغان مجاہدین اپنے جہادی مرکز میں چھاپہ مار کارروائیوں کا اہتمام کر رہے ہیں

۱:۔ میدان جنگ میں روسیوں اور ان کے کمیونسٹ ایجنٹوں کے نسبت مجاہدین کے حوصلے بلند اور عزائم جوان ہیں۔

۲:۔ افغانستان کی جغرافیائی حیثیت اور بالخصوص کنڑ کے پہاڑی علاقے حکمت عملی کے لحاظ سے مجاہدین کیلئے مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

۳:۔ مجاہدین کو اپنے عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہے جبکہ کابل کی کٹھ پتلی حکومت اور اس کے سرخ آقا ملکی اور بین الاقوامی سطح پر شرمساری سے دوچار ہو رہے ہیں۔

۴:۔ روس کو مجاہدین کی نسبت فوجی برتری حاصل ہے لیکن افغانستان کے اندر اس کی کوئی حمایتی قوت موجود نہیں ہے اس لئے وہ جبر کا سہارا لیکر لوگوں کو میدان جنگ میں جھونکتے ہیں جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ

جنگ کے وہ مسلمان لوگ یا تو میدان جنگ سے فرار ہو جاتے ہیں اور یا مجاہدین کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔

۱۵:۔ مجاہدین کے پاس ابھی ضروری اسلحہ نہیں ہے اور نہ ہی اُن تک مناسب جنگی ساز و سامان پہنچتا ہے اس سلسلے میں مربوط کوششوں کی ضرورت ہے

۱۶:۔ جہاد میں مصروف تنظیموں کے اتحاد کو مجاہدین کے تمام مشکلات کا حل سمجھا جاتا ہے امید ہے کہ اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے۔

۱۷:۔ اگر وہ افغانستان کے موجودہ مسئلے کا سیاسی حل تلاش نہ کر لیا گیا اور روسیوں نے مستقبل قریب میں افغانستان سے کوچ نہ کیا اور افغانستان میں افغانوں کی مرضی کے مطابق ملی اسلامی حکومت قائم نہ ہوئی تو جنگ ضرور طول پکڑے گی اور درج بالا دلائل کی بنیاد پر مجاہدین کے نسبت روسیوں اور اس کے ایجنٹوں کیلئے اس صورتحال کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔

جمعیت العلماء اسلام پاکستان نے جہاد افغانستان کی مکمل حمایت کا اعلان کیا

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے جہاد افغانستان کی مکمل حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے افغان مجاہدین کے ساتھ یک جہتی کے اظہار کے لئے ۱۹ دسمبر سے پورے ملک میں "ہفتہ جہاد افغانستان" منانے کا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ ۹ نومبر کو جمعیۃ کی مرکزی جنرل کونسل کے اجلاس میں کیا گیا جو شیخ التفسیر حال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

مرکزی جنرل کونسل کے اجلاس میں پاکستان کے چاروں صوبوں سے ایک ہزار کے قریب علماء کرام اور کارکن شریک ہوئے اور اس سے مولانا محمد اجمل خان مولانا سمیع الحق، مولانا زاہد الراشدی، مولانا قاضی عبداللطیف، مولانا اللہ داد کاکڑ، مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا سیف الرحمٰن ادریس اور دیگر زعماء نے خطاب کیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مختلف حلقوں کی طرف سے جہاد افغانستان کے بارے میں پھیلائے جانے والے شکوک و شبہات کو مسترد کرتے ہوئے افغان مجاہدین کے اس مؤقف اور عزم کی مکمل حمایت کی گئی ہے کہ افغانستان سے تمام روسی افواج کی واپسی اور مکمل شرعی نظام کے نفاذ تک ان کی جنگ جاری رہے گی

مرکزی جنرل کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ "ہفتہ جہاد افغانستان" کے دوران پورے ملک کے مختلف شہروں میں جہاد کانفرنسیں منعقد کی جائیں گے اور پورے ملک کے خطباء ۲۵ دسمبر کو جمعۃ المبارک کے خطبات میں جہاد افغانستان کی اہمیت پر روشنی ڈالیں گے۔
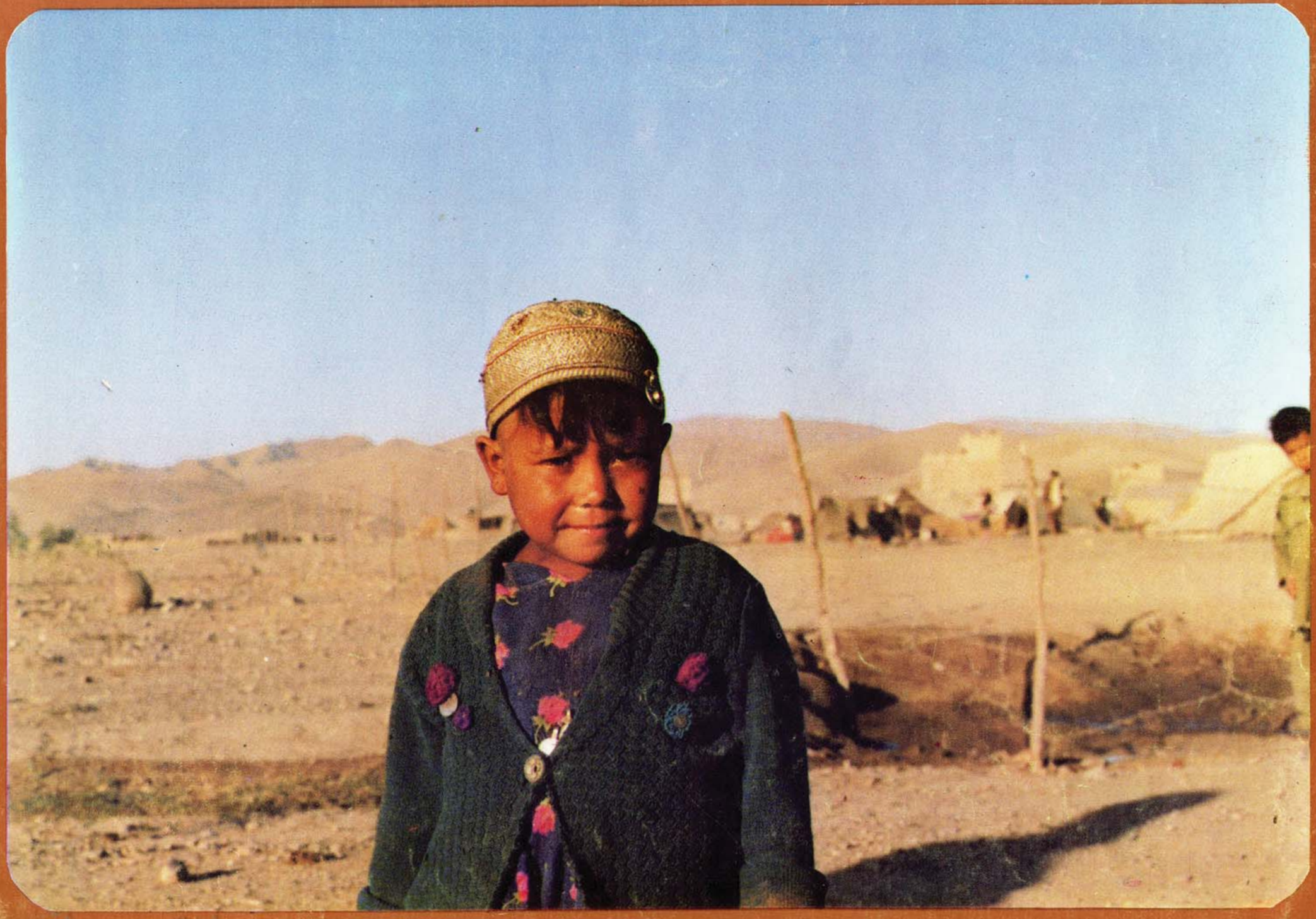
غلامی کیا ہے؟ ذوقِ حسن و زیبائی سے محرومی
جسے زیبا کہیں آزاد بندے، ہے وہی زیبا!
بھروسا کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر
کہ دنیا میں فقط مردانِ حُر کی آنکھ ہے بینا!
وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمّت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا